تصنیف خیر خواہ مسلمین حامی دین متین
نواب قطب الدین خان بن محی الدین خان بن شاہ علی دام فیضہ
کتاب معدن الجواہر
محمد حسین نے بیچ شہر لکھنؤ کی رانی کٹری کی مابین سترہویں شعبان ۱۲۶۷ کو
مطبع محمدی میں حلیہ طبع سے آراستہ ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حمداً یوافی نعمہ ویکافی مزید کرمہ والصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد اسکے کہتا ہے سید
محمد قطب الدین بن محمد محی الدین خان بن شاہ حاجی تغمدہم
اللہ فی رحمتہ کہ ایک مدت سے اس عاجز کے خیال میں چند مضامین ہدایت
انگیز معتبر کتابوں کے لائق اسکے تھے کہ اگر انکو ایک جا جمع کرکے جلوۂ ظہور
جاوے تو بھائی مسلمانوں کو بہت مفید ہوں انمیں سے ایک چہل حدیث ہے نہایت خوش
دل نشینہ اور حضرت لقمان حکیم علیہ الرحمۃ کی صد نصیحت ہے اور اعمال قرآن مجید کی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف

اور مسائل باب الکراہۃ کی کہ جاننا اونکا بہت ضروری ہی اور اکثر لوگ اونسی غافل ہین لہذا بیچ

کے سنہ بارہ سو آٹھاون ہجری مین توفیق باری تعالی رفیق اس عاجز کی ہوئی کہ یہہ رسالہ

متضمن اون مضامین کا دو باب پر مرتب کیا کہ ایک تو **باب الہدایۃ**

لکھا اوسمین تین فصلین ہین پہلی فصل مین چہل حدیث مذکور ہی اور دوسری فصل مین پند

سودمند اور تیسری فصل مین اعمال قلیل جمیل کی دوسرا **باب الکراہۃ** ہی

اوسمین چھہ فصلین ہین فصل پہلی بیچ کھانی اور پینی کی اور حرمت استعمال کے چاندی

سونیکی برتنون وغیرہ مین اور حرمت مزامیر وغیرہ کی فصل دوسری بیچ بیان لباس کے

فصل تیسری بیچ بیان نظر کرنی کی اور جو اسکی مانند ہو فصل چوتھی بیچ بیان کسب کی فصل

پانچوین بیچ بیان استبرا وغیرہ کی فصل چھٹی بیچ بیان بیع وغیرہ کی کہ اسمین بہت مسائل

ضروری ہین مانند حرمت کھیلنی نرد اور شطرنج اور خصی کرنی آدمی کی مطلق اور خصی

کرنی جانور کی بلا فائدہ اور حرمت استعمال کرنی دوا حرام کی وغیر ذلک اور بعد اسکے

فروع یعنی مسائل متفرقہ مذکور ہین کہ وہ بہی بہت بکار آمد ہین اور یہہ باب الکراہۃ در مختار اور

اسکی شرحون اور ملتقی الابحر اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی معتبر کتابونسی لکھا ہی اور

نام اس رسالہ کا **معدن الجواہر** رکھا اور بعد مرتب ہونی کی بخدمت بابرکت

اپنی استاد بزرگوار جناب مولانا اسحق صاحب زادہ اللہ شرفا کی عرض کیا اور جناب

موصوف نی اصلاح دی یعنی روایات ضعیفہ موقوف کین اور روایات صحیحہ باقی رہین خصکر

اسکی تصحیح و تنقیح مین حتی الوسع بہت کوشش کی گئی لیکن بندہ بہ نوع بتقصیر و عاجز ہے

ای میری پاک پروردگار جو کچھہ اسمین خطا اور چوک ہوئی ہو او سکو معاف فرما اور توفیق

دی ہم سب مسلمانون کو کہ اسپر عمل کرین آمین آمین آمین یا ارحم الراحمین ✣

بَابُ الْهِدَايَةِ

یہ باب ہدایہ ہی میں ہے جس میں چھ بیان جبل حدیث کے

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ

فرمایا رسول خدا نے صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ ایمان لا تو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے اور فرشتوں اور کتابوں

وَالنَّبِيِّينَ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَأَنْ تَشْهَدَ

اور نبیوں اور جی اوٹھنے کی مرنے کے اور تقدیر بھلائی اور برائی کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور یہ کہ گواہی دے

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ بِوُضُوءٍ سَابِغٍ لِوَقْتِهَا

اس کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیو اسکی کہ محمد رسول اللہ تعالیٰ کے ہیں اور یہ کہ قائم کر تو نماز ساتھ وضو کامل کی وقت پر اور

وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ كَانَ لَكَ مَالٌ وَتُصَلِّيَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ

دیتو زکوٰۃ اور روزے رکھو تو رمضان کے اور حج کری تو بیت اللہ کا اگر ہو تیری پاس مال اور پڑہی تو بارہ رکعتین

رَكْعَةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَالْوِتْرَ لَا تَتْرُكْهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ وَلَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَعُقَّ

ہر دن رات میں اور وتر کو نہ چھوڑ ہر رات میں اور شریک نکر ساتھ اللہ کی کسی چیز کو اور نہ نافرمانی کر

وَالِدَيْكَ وَلَا تَأْكُلْ مَالَ الْيَتِيمِ ظُلْمًا وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ وَلَا تَزْنِ وَلَا تَحْلِفْ بِاللهِ

ماں باپ کی اور نہ کھا مال یتیم کا ظلم سے اور نہ پی شراب اور نہ زنا کر اور نہ قسم کھا ساتھ اللہ

كَاذِبًا وَلَا تَشْهَدْ شَهَادَةَ زُورٍ وَلَا تَعْمَلْ بِالْهَوٰى وَلَا تَغْتَبْ أَخَاكَ

جھوٹی اور نہ دے گواہی جھوٹی اور نہ عمل کر خواہش نفسانی پر اور نہ غیبت کر اپنے بھائی

الْمُسْلِمَ وَلَا تَقْذِفِ الْمُحْصَنَةَ وَلَا تَغُلَّ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ وَلَا تَلْعَبْ وَلَا تَلْهُ مَعَ

مسلمان کی اور نہ بہتان زنا کر عورت پاک دامن کو اور نہ خیانت کر بھائی مسلمان کی مال میں اور نہ کھیل اور نہ تماشا کر بیچ

اللَّاهِينَ وَلَا تَقُلْ لِلْقَصِيرِ يَا قَصِيرُ تُرِيدُ بِذٰلِكَ عَيْبَهُ وَلَا تَسْخَرْ بِأَحَدٍ

تماشا دیکھنے والوں کے ساتھ اور نہ کہہ تو ٹھنگنے کو اے ٹھنگنے کا ارادہ کرتے ہو ساتھ اوسکے عیب کا اور نہ ٹھٹھا کر کسی

النَّاسِ وَلَا تَمْشِ بِالنَّمِيمَةِ بَيْنَ الْأَخَوَيْنِ وَاشْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى نِعْمَتِهٖ وَتَصَبَّرْ عَلَى الْبَلَاءِ

آدمی سے اور نہ کر چغل خوری درمیان مسلمان بھائیوں کے اور شکر کر اللہ تعالیٰ کا اس کی نعمت پر اور صبر کر تو بلا

وَالْمُصِيبَةِ وَلَا تَأْمَنْ مِنْ عِقَابِ اللّٰهِ وَلَا تَقْطَعْ أَقْرِبَاءَكَ وَصِلْهُمْ وَلَا تَلْعَنْ أَحَدًا مِنْ

اور مصیبت پر اور بے ڈر نہ ہو تو اللہ کی عذاب سے اور نہ انقطاع کر اپنی قرابتیوں سے اور سلوک کر ان سے اور نہ لعنت کر کسی کو

خَلْقِ اللّٰهِ وَأَكْثِرْ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَلَا تَدَعْ حُضُورَ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ

مخلوق خدا میں سے اور بہت پڑھا کر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کو اور نہ چھوڑ حاضر ہونا جمعہ کا اور عیدین کا

وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَا تَدَعْ قِرَاءَةَ

اور جان لے کہ جو کچھ پہنچی تجھ کو مصیبت وغیرہ نہ تھی کہ نہ پہنچے تجھ کو اور جو کچھ نہ پہنچی تجھ کو نہ تھی کہ پہنچے تجھ کو اور نہ چھوڑ پڑھنا

الْقُرْآنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ مَنْدَهْ وَالْحَافِظُ

قرآن کا ہر حال نقل کی یہ حدیث حافظ ابو القاسم نے کہ نام ان کا عبد الرحمن بن محمد بن اسحق بن مندہ ہے اور نقل کی یہ حافظ

أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ بَابُوَيْهِ الرَّازِيُّ فِي الْأَرْبَعِينَ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالرَّافِعِيُّ عَنْ سَلْمَانَ

ابو الحسن نے کہ نام ان کا علی بن ابی القاسم بن بابویہ رازی ہے اربعین میں اور نقل کی یہ ابن عساکر اور رافعی نے سلمان سے

قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَرْبَعِينَ [illegible] حَدِيثًا الَّتِي قَالَ مَنْ حَفِظَهَا

[illegible]

مِنْ أُمَّتِي [illegible] ذِكْرَهُ وَفِي الْحَزْرَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هِيَ [illegible]

[illegible]

مَنْ حَفِظَ هٰذِهِ الْأَرْبَعِينَ نَالَ حُسْنَ الْمَآلِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

[illegible] اللہ کی ساتھ انبیا [illegible]

كَذَا فِي كَنْزِ الْأَعْمَالِ لِلشَّيْخِ الْمُتَّقِي عَلِي الْمُتَّقِي [illegible] کتاب کنز الاعمال [illegible] علی متقی

فصل دوسری پیچ بیان صد پند سودمند لقمان حکیم کی که اپنی فرزند ارجمند کو کین اور فرمایا هرکه
این نصایح را شعار خود سازد در دنیا و آخرت کار خود سازد ۱ اول آنکه ای جان پدر خدای
عز و جل را بشناس ۲ و هرچه از پند و نصیحت گوئی نخست بر آن کار کن ۳ سخن باندازهٔ خویش گوی ۴
قدر مردم بدان ۵ حق همه کس را بشناس ۶ راز خود نگاهدار ۷ یار را وقت سختی بیازمای ۸
دوست را بسود و زیان امتحان کن ۹ از مردم ابله و نادان بگریز ۱۰ دوست زیرک و
دانا گزین ۱۱ در کار خیر جد و جهد نمای ۱۲ بر زنان اعتماد مکن ۱۳ تدبیر با مردم مصلح و دانا
کن ۱۴ سخنت بحجت گوی ۱۵ جوانی را غنیمت دان ۱۶ بهنگام جوانی کار دو جهانی راست کن
۱۷ یاران و دوستان را عزیز دار ۱۸ با دوست و دشمن ابرو گشاده دار ۱۹ مادر و پدر را
غنیمت دان ۲۰ استاد را بهترین پدر شمر ۲۱ خرج باندازهٔ دخل کن ۲۲ در همه کار میانه رو
باش ۲۳ جوانمردی پیشه کن ۲۴ خدمت مهمان بواجبی ادا کن ۲۵ در خانه که در آئی چشم و زبان را
نگاهدار ۲۶ جامه و تن پاک دار ۲۷ با جماعت یار باش ۲۸ فرزند را علم و ادب بیاموز ۲۹
و اگر ممکن باشد تیر انداختن و سواری بیاموز ۳۰ از کفش و موزه که پوشی ابتدا از پای راست
کن ۳۱ و بدر آوردن از پای چپ گیر ۳۲ با هر کس کار باندازهٔ او کن ۳۳ شب چون سخن
گوئی آهسته و نرم گوی ۳۴ و روز چو گوئی به سو نگاه کن ۳۵ کم خوردن و خفتن و گفتن
عادت انداز ۳۶ هرچه بخود نه پسندی بدیگران مپسند ۳۷ کارها با دانش و تدبیر کن ۳۸
نا آموخته استاد مکن ۳۹ با زن و کودک راز مگوی ۴۰ بر چیز کسان دل منه ۴۱ از بد اصلان
چشم وفا مدار ۴۲ بی اندیشه در کار مشو ۴۳ ناکرده را کرده مشمار ۴۴ کار امروز بفردا میفکن ۴۵
با بزرگتر از خود مزاح مکن ۴۶ با مردم بزرگ سخن دراز مگوی ۴۷ عوام الناس را گستاخ
مساز ۴۸ حاجتمند را نومید مکن ۴۹ از جنگ گذشته یاد مکن ۵۰ خبر کسان بغیر خود مسانیز

بخاموشی بعالمان بتواضع باش طریق بسر بر بر مال کسی طمع مکن و چون پیش آید منع مکن لیکن چون پیش آید محبت
کن نفت سخن از کلمۀ نصیحت نوشته ام سه کلمه از ان برگزیده ام و دو از ان یاد دار و یک را فراموش گردان
یعنی خدای تعالی و مرگ را یاد دار و نیکی کرده فراموش کن و نیز فرموده اند خاموشی هفت خاصیت دارد
زینت است بی پیرایه هیبت بی سلطنت عبادت بی محنت حصار بی دیوار بی نیازی بی عذر فراغ از کرام کاتبین
پوشیدن عیبها **بیت** بطبعم هیچ مضمون به ز لب بستن نمی آید ❊ خموشی معنی دارد که در گفتن نمی آید
فرد سیمها خاموشی گنجینه گوهر کند ❊ یاد دارم از صدف این نکته سربسته را نقل است که از وی پرسیدند
معنی بلوغ چیست فرمود دو معنی دارد یکی آنکه از مردی بیرون آید دوم آنکه مرد از منی برون آید ❊

فصل تیسری بیچ بیان اعمال کی که منقول ہیں حضرت شاه ولی الله محدث دہلوی رحمه الله سی فرمایا
جناب ممدوح نی کہ وصیت کی مجکو میری والد بزرگوار یعنی حضرت شاه عبد الرحیم قدس سره نی ساتھ
مداومت یا مغنی کی ہر روز گیاره سو بار اور ساتھ مداومت سوره مزمل کی چالیس بار اور اگر
چالیس بار نہو سکی تو گیاره بار اور فرمایا کہ یہ دونو وظیفہ مجرب ہیں واسطی غنای قلبی اور ظاہری کی اور
وصیت کی مجکو ساتھ ہمیشہ پڑھنی درود شریف کی اور فرمایا کہ بسبب درود کی یا مغنی جو کچھ کہ پایا اور
سامعین اونسی کہ فرماتی تھی جب [illegible] کی تیری پاس کوئی شخص کہ کچھ تیری دائره اوسکی باہر اوسکا یاریح کا
درد رکھتا ہو تو لی ایک تختہ پاک [illegible] اور رکھ [illegible] ایک لوہی کی میخ سی ابجد ہوز حطی
بعد ازان دوسری گاڑ میخ حرف الف پر اور پڑھ سوره فاتحه ایکبار اس حال میں کہ [illegible] الا کہی ہو
انگلی اپنی درد کی جگہہ پر زور سی پھر پوچھ اوس سی کہ آیا تسکین [illegible] اگر اوسنی کہا کہ شفا پائی نہا والا
پھیر رکھ حرف ب پر اور پڑھ سوره فاتحه دو بار اور پوچھ اوس سی مانند پہلی بار کی پس اگر شفا پائی
فبها والا پھر رکھ جیم پر اور پڑھ فاتحه تین بار اور اسی طرح کرتا رہو پس نہیں پہنچیگا تو اخیر حرف تک مگر کہ
شفا دیگا اوسکو الله تعالی اور جب درپیش ہووی تجکو حاجت یا تیرا کوئی سفر کو گیا ہو اور چاہتا ہو تو

کہ آوی وہ سلامت مطلب یا ہو کر یا کوئی تیرا بیمار ہو اور چاہی تو کہ شفا دی اوسکو اللہ تعالیٰ پس پڑہی
سورہ فاتحہ اکتالیس بار درمیان سنت فجر اور فرض فجر کی اور جسکو کالی کتا دیوانہ اور خوف ہو
اوسکی ہڑک چڑہنی کا پس لکہہ اوسکی لئی یہہ آیت روٹی کی چالیس ٹکرون پر اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ
كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا اور کہہ اوسکو کہ کہا ہر روز ایک ٹکرا اور جو کوئی پڑہی سورہ
واقعہ ہر شب نہین پہنچیگا اوسکو فاقہ اور جو کوئی پڑہی وقت سونی کی اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اخیر سورہ کہف تک اور دعا کری اللہ تعالیٰ سی یہہ کہ جگا دی اوسکو اوس وقت مین کہ ارادہ کری
جاگنی کا اوسمین تو جگا دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ اوسی وقت مین اور لکہہ اس تعویذ کو اور ڈال لڑکی کی
گلی مین نگہبانی کریگا اوسکی اللہ تعالیٰ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اُعِيْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰنٍ
وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ الْعَافِيَةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور یہہ …
… برکت سی … صبح و شام بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ …
… حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ
قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ … اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ
وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
وَاَنْتَ عَلٰى … الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ
فَاِنْ … حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
اور جو کوئی خوفناک ہو … حم عسق … طرح پڑہی اور ہر حرف حم عسق کی ایک ایک
اونگلی داہنی ہاتہہ کی بند کری اور پہر حم عسق … اسی طرح کہ ہر حرف حم عسق پر ایک ایک
اونگلی بائین ہاتہہ کی بند کری پہر جب … تو دونو ہاتہہ کہول دی اور چہہ آیتین
قرآنکی کہ اون کو آیات شفا کہتی ہین لکہی تو … مین …

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهُ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ

منقول ہی شیخ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ سی کہ بیٹا اونکا گرفتار مرض شدید ہوا کہ قریب مرگ پہنچا
اونکو نہایت تردد اور فکر ہوا کہا اونہون نی کہ پس دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکوہ
کیا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اپنی بیٹی کی بیماری کا پس فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سی یعنی
کیون غافل ہی اونسی پہر جاگا مین پس سوچا مینی اونکو پس وہ چہہ جگہہ پائین کتاب اللہ مین ویشف صدور
قوم مومنین الخ کہا اونہون نی کہ پس لکہا مینی اونکو پہر گہولا مینی اونکو ساتہہ پانی کی اور پلایا مینی او
پس ایسا ہوگیا جیسی اونٹ کہولا جاتا ہی رسّی سی یعنی بالکل اچہا ہوگیا اور ہوا شاد اور فرحان یہہ
مواہب لدنیہ مین لکہا ہی اور تینتیس آیتین نفع دیتی ہین جادو سی اور پناہ ہوتی ہین شیطان سی اور
درندونسی چار آیتین اول سورہ بقرہ کی اور ایک آیۃ الکرسی اور دو آیتین بعد اوسکی خالدون تک
اور تین آیتین سورہ اعراف کی ان ربکم اللہ سی محسنین تک اور آخر سورہ بنی اسرائیل کا قل ادعوا اللہ
او ادعوا الرحمن الخ اور دس آیتین اول صافات کی تا من طین لازب اور دو آیتین سورہ الرحمن کی یا معشر الجن و
الانس تا تنتصران اور اخیر سورہ حشر کا لو انزلنا تا آخر اور دو آیتین قل اوحی کی انہ تعالی جد ربنا سی
لفظ شططا تک پس یہہ آیتین ہین کہ نام رکہا گیا ہی انکا تینتیس آیت اور والد بزرگوار میری یاد ہ
کرتی تہی اوپر الحمد اور قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس اور سورہ جن اول سی لفظ شططا تک اور جب ظاہر ہو مرض چیچک کا تو لی ڈورا
نیلا اور پڑہہ سورۃ الرحمن اور جب فبای آلاء ربکما تکذبان پر پہنچی تو گرہ لگاتا جا اور دم کرتا جا بعد
اوسکی وہ ڈورا بچی کی گلی مین ڈالدی عافیت دیگا اوسکو اللہ تعالی اوس مرض سی اور نام اصحاب
کہف کی سبب امان کی ہین ڈوبنی سی اور جلنی سی اور لٹنی سی اور چوری سی — الہی بحرمت

يَمْلِيخَا مَكْسَلْمِينَا كَشْفُوطَطْ اَذَرْفَطْيُونُسْ كَشْنَا فَطْيُونُسْ
نَبِيُوكَنَسْ يُوَانِسْ بُوسْ وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيرُ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ
اور جب کچھ حاجت درپیش ہو تو پڑہی يَا بَدِيعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيعُ بارہ سو بار بارہ
دن تک پس اللہ تعالی روا کریگا حاجت تیری اور واسطے روا ہونے حاجات ضروری کی
پڑہی چار رکعتین اسطرح کہ پڑہی پہلی رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ
اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ
سو بار اور دوسری رکعت مین سو بار پڑہی رَبِّ اِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ
اور تیسری رکعت مین سو بار پڑہی وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ
اور چوتہی رکعت مین سو بار پڑہی قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پہر بعد سلام پہیر لی کی
پڑہی سو بار رَبِّ اِنِّي مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ اور جسکو آسیب ہو پڑہی اوسکی داہنی کان مین سات بار
وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ اور اذان بہی دی
اوسکی کان مین سات بار اور پڑہی سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
اور آیۃ الکرسی اور سورہ والسماء والطارق اور اخیر سورہ [illegible] تا اور سورہ والصافات
ساری پس وہ جن جل جاویگا اور یہہ بہی پڑہی اوسکی کان [illegible] ختم اخیر سورہ مومنین
اور یہہ بہی کرے کہ [illegible] پانی پر سورہ [illegible] پڑہی اور پانچ آیتین اول سورہ
جن [illegible] اور چہڑکی اوسکو اوسکی [illegible] یگا اور اگر کسی مکان مین آسیب ہو تو
چہڑکی اوس پانی کو اوس مکان [illegible] اور [illegible] مین پس نہین رہیگا وہ اوس مکان مین
اور اگر آسیب ہو مکان مین اور پتہر پہینکتا ہو تو [illegible] یہہ آیت اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ
كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا چار میخون پر ہر میخ پر [illegible] پہر گاڑ دی [illegible]

اوس گہر کی چار کونون مین اور نام اصحاب کہف کی بہی لکہی اوس گہر کی دیوارون پر اور پانچ
عورت کی لئی لکہی آیہ ولو ان قرانا لفظ جمیعا تک ہرن کی جہلی پر زعفران و گلاب سی اور پہر
اوس عورت کی گلی مین ڈال دی اور یہہ بہی کری کہ پڑہی چالیس لونگون پر ہر ایک پر سات سات
بار او کظلمات لفظ نور تک اور وہ عورت ہر روز ایک کہالیا کری اور شروع کری کہانا اونکا
وقت فارغ ہونی کی غسل حیض سی اور صحبت کر نا ہی اوس عورت سی خاوند اوسکا اون ایام مین اور
جس عورت کا حمل گر پڑتا ہو تو یون کری کہ لیوی ایک ڈورا سرخ برابر قد اوسکی کی اور نو گرہین
دی اوسمین اسطرح کہ دم کرتا جاوی ہر گرہ مین واصبر وما صبرک الا باللہ لفظ یحسنون تک اور لکہی
ایہا الکافرون آخر تک اور دردزہ کی لئی لکہی ایک پرچہ کاغذ پر والقت ما فیہا وتخلت واذنت
لربہا وحقت اہیا اشراہیا اور اوسکو ایک پاک کپڑی مین لپیٹ کر اوس عورت کی پاؤن مین ا
باندہی پس انشاء اللہ تعالی وہ جلد جنی گی اور اہیا اشراہیا دعا حضرت موسی علیہ السلام کی اہی
معنی اسکی یہہ ہین ای زندہ پہلی ہر چیز کی اور ای زندہ بعد ہر چیز کی کذا فی الدر المنثور اور جس
عورت کی لڑکیان ہی ہوتی ہون اور لڑکا نہوتا ہو تو لکہی پہلی اسکی کہ گذرین حمل پر تین مہینے
ہرن کی جہلی پر زعفران و گلاب سی یہہ آیہ اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما
تزداد وکل شیء عندہ بمقدار عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال
اور لکہی یہہ آیت بہی یازکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحیی لم نجعل لہ من قبل سمیا
پہر لکہی بحق مریم و عیسی ابنا صالحا طویل العمر نبی مدا و آلہ اور دوسرا عمل اسکی لئی یہہ ہی
کہ خط گرد اونگلی سی عورت کی پیٹ پر ستر بار کہینچی اور ہر بار یا متین کہی اور جس عورت کی لڑکا
نہ جیتا ہو وہ لیوی اجواین اور کالی مرچین اور وقت زوال آفتاب کی روز دوشنبہ کو
سورۃ والشمس چالیس بار پڑہی اور اوسپر دم کری اور اول و آخر ہر بار درود پڑہی اور

(حاشیہ)
پس عقیمہ
ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا
او کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضہا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراہا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور
نقد اتاک اللہ
ایضا
ای اپنی لڑکا کو ...

اوس جوان اور مرد جن کو وہ عورت روز حمل سی تا چھٹانی دودھ کی کہاتی رہی اور جس بچہ کو نظر
جبرئیل کی ہوجاوی تو وہ خط گرد چھری سی کہینچی اور آیۃ الکرسی اور یہہ آیتین پڑہی وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا وَيُحِقُّ اللهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ
وَيُرِيدُ اللهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ لفظ مجرمون تک وَيَمْحُ اللهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ پہر کہی أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَ
عَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيظُ يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
پہر گاڑی کری چھری بیچ دائرہ مین اور کہی رَكَزْتُهَا فِي قَلْبِ الْعَائِنَةِ یعنی چبھو یا مین اسکو جبرئیل کی
دلمین پہر ڈہانک دی اوسکو نیچی ایک طباق کی یا قعب کی اور جو کوئی کہی نظر لگانی والی کو یا جادوگر کو ا
فلانی اور پکاری اوسکو ساتہہ نام اوسی کی وقت لگانی نظر کی یا جادو کرنی کی یا اوسوقت کہ بیان
کری اوس قصہ کو تو اثر اوسکا نابود ہوجاتا ہی اور جب ثابت ہو نظر تو نظر لگانی والی کا موہنہ او
دونوں ہاتہہ اور پاؤن دونون اور ازار کی اندر سی جگہہ استنجی کی ساتہہ پانی کی ایک باسن مین دہلاوی
اور اوسکو اوسپر کہ جسکو نظر لگی ہی ڈالدی تو فی الفور اچہا ہوجاویگا اور اوسکی لیی کہ جادو ہو
اوسپر اور اوس بیمار کی لیی کہ طبیب اوسکی علاج سی عاجز ہون سفید چینی کی باسن مین لکہی اور پانی
سی دہوکر پلاوی چالیس روز تک یَا حَيُّ حِينَ لَا حَيَّ فِي دَيْمُومَةِ مُلْكِهِ وَبَقَائِهِ یَا حَيُّ کہتا ہون مین
کہ دیکہا مینی [illegible] اور جسکی چیز کہیں جاتی رہی ہو پس
پڑہی یَا حَفِيظُ ایک سو انیس بار بغیر زیادتی اور کمی پڑہی یہہ آیت يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ
حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللهُ ایک سو انیس بار اللہ تعالی
پہر اوس چیز کو اوس تک پہنچاویگا اور چور کی [illegible] جو وہ شخص آمنی سامنی بیٹہہ کر ایک بدہنی کلمہ کی
اونگلیوں سی پکڑ لی [illegible] جسپر گمان چوری کا ہو نام او [illegible] اوس بدہنی پہ لکہین اور سورہ یس اول سی

لفظ من المکرمین تک پڑہی پس اگر وہ چور ہیگا تو بدہنی پہرنی لگیگی اور اگر بدہنی نہ پہری تو اوسکا
نام شادی اور اور کا نام لکہی اور اسیطرح کری یہان تک کہ بدہنی پہری کہتا ہون مین کہ واجب ہی
اوس شخص پر کہ مانند اس عمل کی جب چور پر مطلع ہو تو یقین اوسکی چور ہیکا نکری اور اوسکی گناہ کو ظاہر
نکری بلکہ دلیل قرائن و علامات کی ہو وی اس لئی کہ یہہ راہ تجسس نشان و علامات کی ہی اللہ تعالے
فرماتا ہی وَلَا تَقْفُ یعنی اور دلیل مت ہو اوس چیز کی کہ تجکو معلوم نہین تحقیق سماعت اور بینائی اور
دل ہر ایک اوس سی پوچہا جاویگا اور اگر بردہ کسی کا بہاگ جاوی تو سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک
کاغذ پر لکہی پہر لکہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْهِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ
السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْهِمَا عَلٰی عَبْدِکَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ اَضْیَقَ مِنْ حَلْقَةٍ حَتّٰی یَرْجِعَ
اِلٰی مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پہر لکہی آیتین اَوْ کَظُلُمَاتٍ لفظ نور تک وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ
اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ
هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پہر لکہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ
عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اس کاغذ کو کسی چیز مین چہپا کر تاریک گہر مین بیچ مین دو پتہرون کی رکہدی اور
اگر چاہی تو کہ حاجت تیری اللہ تعالی روا کری تو سورہ فاتحہ پڑہ اسطرح کہ میم اخیر بسم اللہ کے
ساتہہ لام الحمد کی وصل کر اور درمیان سنت اور فرض فجر کی پڑہ اور شروع روز اتوار سی
کر اور اوس روز ستر بار پڑہ اور دوسری روز ساٹہہ بار اسیطرح ہر روز دس بار کم کیجاوی تا کہ ہفتہ
کی روز دس بار پڑہی جاوی اور اگر کوئی شخص گرفتار کسی بلا مین ہوا اور چاہی کہ خواب مین راہ نکلنی
اوس سی دکہی پس وضو کری اور پاک کپڑی پہنی بعد روبقبلہ داہنی کروٹ لیٹی اور والشمس اور واللیل
اور قل ہو اللہ سات سات بار پڑہی اور ایک روایت مین قل ہو اللہ کی بدلی والتین ہی سات بار

سات بار پڑہے اَللّٰهُمَّ أَرِنِي فِي مَنَامِي كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِي مِنْ مَرَضِي فَرَجًا وَمَخْرَجًا وَأَرِنِي فِي مَنَامِي مَا أَسْتَدِلُّ بِهِ إِجَابَةَ دَعْوَتِي پس اگر خواب مین دیکھی بہتر کو کہ خوش کری او سکو بہتر ہی وگرنہ اسی طرح دوسری شب مین کری پس اگر خواب مین دیکھی تو بہتر وگرنہ تیسری شب مین اسیطرح کری اسیطرح کری سات راتون تک یون کری انشاء اللہ تعالی معلوم ہوجاویگا تجربہ کیا ہی سکو ایک جماعت نی ہماری یارون مین سی تپ زدہ کی لئی لکہہ کرا وسکی بازو مین باندہی بحکم خدای تعالی کی جلدی اچہا ہوجاوی گا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ إِلَى أُمِّ مِلْدَمٍ الَّتِي تَأْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ الْعَظْمَ أَمَّا بَعْدُ يَا أُمَّ مِلْدَمٍ إِنْ كُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كُنْتِ يَهُودِيَّةً فَبِحَقِّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِيحِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنْ لَا أَكَلْتِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ لَحْمًا وَلَا شَرِبْتِ لَهُ دَمًا وَلَا هَشَمْتِ لَهُ عَظْمًا وَتَحَوَّلِي عَنْهُ إِلَى مَنْ يَتَّخِذُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَإِلَّا فَأَنْتِ بَرِيئَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى وَاللّٰهُ تَعَالَى بَرِيءٌ مِنْكِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اور یہی تپ زدہ پر ہر روز بعد عصر کی سورہ مجادلہ بہی تین بار اور [illegible] اوس شخص کی کہ اوسکی ختان زیر ناف بقدر قد بیمار کی تسمہ بطور دوری کی لیوی اور [illegible] گرہین اوسمین لگاوی اور ہر گرہ مین یہہ دعا دم کری بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَأَمَانِ اللّٰهِ وَحِرْزِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَاءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ

الا اللہ محمد رسول اللہ من شر ما اجد اور جسکی بدن پر سیخ یا وہ ظاہر ہو یہ دعا سات بار

اور سیر پر پڑھی اور اشارہ ساتھ چھری کی کری بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد وعلی

ال محمد وبارک وسلم بسم اللہ العظیم الحلیم الکریم الرحمن الرحیم رب العرش العظیم

بعزۃ اللہ وقدرتہ وسلطانہ ایتھا الحمرۃ جاءتک جنود من السماء وقال سلیمان ایتھا

الریح اجیبی داعی اللہ ومن لم یجب داعی اللہ فما لہ من ملجا وما لہ من ظھیر بسم اللہ

وبالثناء الطیب علی اللہ اللہ یکفیک واللہ یشفیک من کل داء یؤذیک ومن کل

آفۃ تعتریک لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و

الہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین اور جو کوئی شکایت کمتا

بینائی کی طرفسی بعد ہر نماز فرض کی پڑہی فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید

اور جسکو مرگی ہو تختی تانبی کی لیوی اور اتوار کی روز اول وزمین بعد نکلنی آفتاب کی کہودی اوسکی طرف

ایک یا قہار انت الذی لا یطاق انتقامہ اور دوسری طرف تختی کی یا مذل

کل جبار عنید بقہر عزیز سلطانہ یا مذل تمام ہوی اعمال قول جمیل کی

اور سند مؤلف قول جمیل تک یعنی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تک یوں ہی کہ اجازت

دی انکی اس عاجز محمد قطب الدین مؤلف اس رسالہ کو جناب مولانا محمد اسحق صاحب ادام اللہ شرفانی اور

انکو اجازت دی اونکی نانا بزرگوار حضرت مولوی شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ نی اور انکو اجازت دی

اونکی والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نی اور یہ عاجز محمد قطب الدین اجازت دیتا

ہی ان سب کو کہ جو چاہی اس سی منتفع ہو واللہ المیسر لکل المتعسر اب سوای ہمایونکی عمل

لکہتا ہی کہ سب بچ اور بیماریونکو مفید ہی سیر عمل کرنا چاہئی منقول ہی ابن عباس سی کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی لازم کری استغفار کو کرتا ہی اللہ اوسکی لئی ہر فکر سی کشادگی اور ہر تنگی

علت اور رزق دونا ہی وسکو ایسی جگہہ سی کہ نہین کمان کرتا انتہی پس معلوم ہوا کہ استغفار کو تاثیری
بیچ دفع فکر اور تنگی کی اس لئی کہ تعلق ہی اہل ملل و عقلا ہی پرست کا کہ معاصی اور فساد باعث ہین
ہین فکر اور غم کی اور تنگی دل اور امراض دل کی پس نہین دوائی اسکی سوائے توبہ کی اور استغفار کی کذا فی مواہب اللدنیہ

٢ باب الکراہة

یعنی یہ بیان مکروہ چیزون کی جاننا چاہئی کہ نزدیک امام محمد کی جو مکروہ تحریمی ہی وہ حرام ہی یعنی
مانند حرام کی ہی عذاب ہونی مین ساتھہ دوزخ کی اور مکروہ تنزیہی طرف حلال کی قریب تر ہی اتفاقاً
اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی مکروہ تحریمی قریب تر ہی طرف حرام کی اور صحیح اور
مختار یہی ہی اور مانند مکروہ تحریمی کی ہی بدعت اور شبہہ پس نسبت مکروہ تحریمی کی طرف حرام کی
مانند نسبت واجب کی ہی طرف فرض کی پس ثابت ہوتا ہی مکروہ تحریمی ساتھہ اوس چیز کی کہ ثابت
ہوتا ہی ساتھہ اوسکی واجب یعنی ساتھہ دلیل ظنی کی آیات و احادیث سی اور گنہگار ہوتا ہی اسلی ترک کا یعنی
جیسی کہ گنہگار ہوتا ہی ساتھہ ترک کرنی واجب کے اور ترک واجب کے ہی گناہ مین ساتھہ ترک کرنی کی سنت
موکدہ اور زیلعی مین لکھا ہی کہ ترک سنت کے مستحق عذاب دوزخ کا نہین ہوتا بلکہ محروم رہتا ہی شفاعت
نبی مختار سی صلی اللہ علیہ وسلم پس ترک کرنا سنت کا قریب حرام کی ہی نہ حرام انتہی **فصل** پہلی بیچ
بیان کھانی اور پینی کی مسئلہ فرض ہی کھانا اور پینا اسقدر کہ دفع کری ہلاک ہونی کو اور اگر حلال
کھانا پینا ہم نہ پہنچی اور ماری بھوک کی مرا جاتا ہو تو اس صورتین حرام کھانا پینا بھی فرض ہوتا ہی اور
مستحب ہے اسقدر کہ سبب اوسکی نماز کھڑی ہو کر پڑہ سکی اور سہل ہو اوسپر روزہ اور حقیق مین ہی کہ فرض
اسقدر ہی کہ دفع کری ہلاکت کو اور سبب اوسکی نماز کھڑی ہو کر پڑہ سکی انتہی اور مباح ہی پیٹ بھر کر کھانا اوسکی
واسطی زیادتی قوت کی اور حرام ہی زیادہ اس سے زیادہ اس سی وہی کہ ظن غالب ہو کھانیوالی کو کہ
معدہ میرا فاسد کر دیگا پس اس طرح کھانا پینا حرام ہی مگر یہ کہ بانیت اوسکا ہو کہ اسی سی قوت...

لیکن روزہ رکھنی کی مانا کہ نہ جیا کری مہمان اوسکا یا اور اسکی مانند تو حرام نہیں اور نہیں جائز ریاضت سخت
مفرطہ انکی یہانتک کہ ضعیف ہو جاوی ادای عبادات سے اور جو کوئی نکہاوی مردار حالت مخمصہ میں
یا اور روزہ نہ رکھی یہانتک کہ مرجاوی تو گنہگار ہوگا بخلاف اوس شخص کی کہ دوا نکہاوی یہانتک کہ مرگیا یعنی اوس پر
گنہگار نہیں ہوئیگا مسئلہ نہیں مضائقہ اقسام میوؤں کی کہانیکا اور ترک کرنا اوسکا افضل ہی اور طیار کرنا کئی طرحکی کہانونکا
اسراف ہی اور اسیطرح اسراف ہی کہنا روٹی کا دسترخوان پر زیادہ حاجت سے مسئلہ مکروہ ہی پونچھنا انگلیونکا
یا چہریکا روٹی سی اور رکہنا نمکدان کا روٹی پر مسئلہ سنت کہانی کی یہہ ہی کہ بسم اللہ کہکر کہانا شروع کری
اور بعد کہا چکنی کی حمد کری اللہ تعالی کی اور دہووی دونو ہاتہہ پہلی بہی کہانی کی اور بعد بہی اور کہانیکی
پہلی جو ہاتہہ دہلاوی تو اول جوانون کی دہلاوی اور بعد کہانی کی اول بڈہون کی دہلاوی مسئلہ
نا روا ہی گوشت کہ ہوگا سوای گوبر کی اور پیشاب گدہون اور اونٹونکا اور دودہ گدہی کا اور دودہ اور
گوشت جلالہ کا کذا فی الدر اور زیلعی میں لکہا ہی کہ نہ کہائی جاوی جلالہ اور نہ پیا جاوی دودہ اوسکا اسلیے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اوسکی کہانی سی اور پینی دودہ اوسکی سی اور جلالہ اوس جانور کو کہتی
ہین کہ عادت ہو اوسکی کہانی مردار اور نجاست کی پس اگر وہ تری نجاست اور مردار ہی کہاتا ہی اور کچہہ نہیں
کہاتا تو اوسکا گوشت متغیر یعنی بدبودار ہو جاتا ہی اگر اوسکو بند رکہتی ہین یہانتک کہ جاتی رہتی ہی بو اوسکی
تو کہانا اوسکا حلال ہوتا ہی اور اندازہ کئی ہی مدت اوسکی بند رکہنی کی اس طرح کہ ایک مہینا اونٹ کی
لئی اور بیس دن گای کی لئی اور دس دن بکری کی لئی اور تین دن مرغی کی لئی یعنی اگر تین دن بند رکہی کہ نجاست نہ کہانی دی
تو بدبو جاتی رہتی ہی اوسکی گوشت مین سی اور کہانا اوسکا حلال ہو جاتا ہی اور اگر وہ نجاست خور ایسا ہو کہ نجاست
اور مردار بہی کہاتا ہو اور سوا اوسکی کچہہ کہاتا ہو کہ بدبودار نہو گوشت اوسکا تو نہیں مضائقہ ہی اوسکی کہانیکا
اور دودہ پینی کا یعنی بغیر بند رکہنی کی چنانچہ اسی لئی حلال ہی کہانا اوس بکری کی بچہ کا کہ پرورش کیا گیا تہا
دودہ سے سور کی اس لئی کہ گوشت اوسکا نہیں متغیر ہوتا اور جو کچہ کہاتا ہی ہو جاتا ہی مستہلک نہیں باقی رہتا

اثر اوسکا اوربنا بر اسیکی کہاہی علمانی کہ نہین مضائقہ ہی مرغی کی کہانی کا اس لیکہ وہ
سوای نجاست کی اور بہی کچہہ کہالیتی ہی اور روایت کیاگیاہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہاتی تہی مرغی اور یہہ نہین روایت کیاگیاہی کہ اوسکو تین روز بند کرتی تہی پس اسکا بند
کرنا بطریق تنزہ کی ہی نہ یہہ کہ شرط ہی انتہی اور فتوی اسپرہی کہ گوشت گہوڑیکا حرام نہین
اور اوسکی دودہ پینی کا بہی کچہہ مضائقہ نہین **مسئلہ** اگر پلایا جاوی شراب وہ
جانور کہ کہایا جاتاہی گوشت اوسکا پہر ذبح کیاجاوی اوسیوقت تو حلال ہی کہانا اوسکا
لیکن مکروہ ہی **مسئلہ** مکروہ ہی کہانا اور پینا اور تیل لگانا اور خوشبو لگانی
سونے اور چاندی کی برتن مین مرد اور عورت کی لئی اور اسیطرح مکروہ ہی کہانا سونی
اور چاندی کی چمچہ سی اور سرمہ لگانا سلائی اور سرمہ دانی سی اور اسی طرح آئینہ اور آرسی
اور قلم اور دوات اور اسکی مانند سونی چاندی کی استعمال کرنا اور مراد کروہ سی حرام ہی
اور حرمت سونی چاندی کی باسن وغیرہ استعمال کرنی کی اس حدیث سی سمجہی گئی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی پیتا ہی باسن سونی اور چاندی کی سی ہلاتاہی اپنی پیٹ مین
آگ دوزخکی اسمین حرمت پینی کی تو صریح ہی اور تیل وغیرہ کی استعمال کرنی کو اسپر قیاس کیا اسلئی
کہ وہ بہی اسیکی حکم مین ہین اور فتاوی عالمگیری مین لکہاہی کہ مکروہ ہی تیل لگانا چاندی کی
باسن مین اور اسیطرح مکروہ ہی یہہ کہ تیل ڈالی اوسمین سی ہتیلی پہ پہر لگاوی سر کو یا ڈاڑہی کو انتہی
مسئلہ مکروہ نہی کہانا بیج تانبی یا پیتل کی اور افضل مٹی کا باسن ہی فرمایا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ جو کوئی بناوی اپنی گہر کی باسن مٹی کی زیارت کرتی ہین اوسکی فرشتی اور نہین مکروہ ہی
استعمال کرلینوکی شیشہ اور شیشہ اور بلور وعقیق کی برتنونکا اور امام شافعی کی نزدیک انکا بہی استعمال
مکروہ ہی **مسئلہ** حلال ہی کہانا پینا باسن مضبب سی یعنی جسمین میخین وغیرہ چاندی کی جڑی ہون

٢٠ کہ پگہلانی سی چاندی الگ ہوجاوی اور حلال ہی سوار ہونا زین مفضض پر اور بیٹہنا کرسی مفضض پر ولیکن بشرطا اسکی کہ موتہہ لگانی کی جگہہ اور بیٹہنی کی جگہہ چاندی نہو اور اسیطرح سی حلال ہی کرسی اور باسن مضبب یعنی جسپر سونی اور چاندی کی پتری لگی ہون اور حلال ہی آینہ کا حلقہ مفضض اور مضبب بنانا جیسی کہ اگر سونی یا چاندی میخین وغیرہ جڑی ہون اوپر تہال تلوار اور چہری کی یا اوپر قبضہ اونکی کی یا اوپر لگام یا رکاب کی اور نہ رکہی ہاتہہ اپنا جگہہ سونی اور چاندی کی تو جائز ہی اور اسیطرح جائز ہی لکہنا کپڑی پر ساتہہ سونی یا چاندی کی اور امام ابو یوسف کی نزدیک یہہ سب مکروہ ہی اور یہہ اختلاف بیچ اوس سونی چاندی کی ہی کہ جدی ہوجاوین پگہلانی سی جیسی مفضض مین ہوتا ہی پس ملمع کہ نہین جدا ہوتا ہی اوسکا مضائقہ نہین بالاجماع **مسئلہ** اگر کسی نی بہیجا نوکر یا غلام مجوسی کو گوشت لانی کی لئی پس اوسنی خرید اگوشت اور کہا کہ خریدا ہی مینی اسکو کتابی سی یعنی یہودی یا نصرانی یا مسلمانسی تو جائز ہی کہانا او اس لئی کہ قول کافر کا مقبول ہی معاملات مین نہ امور دینیہ مین اور اگر وہ کہی کہ خریدا ہی مینی اسکو مجوسی سی تو حرام ہی کہانا اوسکا **مسئلہ** قبول کیا جاوی قول مملوک کا اگرچہ عورت ہو اور قول لڑکی کا بیچ تحفہ بہیجنی کی اور اذن کی برابر ہی کہ ہو اذن ساتہہ تجارت کی یا داخل ہونی کی گہر مین مثلا اور مقید کیا ہی اسکو سراج مین ساتہہ اسکی کہ جب غالب ہو اوسکی رای پر صدق اونکا پس اگر خریدا چہوٹی لی مانند صابون اور اشنان کی نہین مضائقہ ہی ساتہہ بیچنی اوسکی کی اور اگر خریدا مانند انگور اور حلوی کی نہین لائق بیچنا اس لئی کہ ظاہر حال جہٹلاتا ہی اوسکو کہ اکثر ایسی چیزون کی خرید فروخت کی لڑکونکو اجازت نہین ہوا کرتی بخلاف صابون وغیرہ کی کہ انکی اجازت

اور بعضون نی کہا ... کی جگہہ ... چاندی ہو ... تو ... حلقہ ... آینہ کا ... مانند ... اسکی ساتہہ ... بالاتفاق ١٢ ... اس لئی کہ ... کا ... حلال ہی ... ذبح کیا ہوا مجوسی کا نہین حلال ١٢ ... یعنی اگر مولی کہی کہ بہیجا ہی مالک نی یہہ تحفہ یا یہہ کہی کہ دیا ہی اذن تجارت کا یا اذن دیا ہی کہ فلانی کو گہر مین آنی دو ... سراج ... نہین ... تحفہ بہیجا ہی یا ... نہین بلانے کا تو باور کری اوسکے قول کو ١٢

ہوتی ہی اور قبول کیا جاوی قول فاسق اور کافر اور غلام کا معاملات مین بسبب بہت
ہونی معاملات کی جیسی کہ اگر خبر دوی کہ مین وکیل ہون فلانی کا اس چیز کی بیچنی مین تو جائز ہی بیچ
اوسی اگر غالب ہو رای پر صدق اوسکا اور شرط کی گئی ہی عدالت امور دینیہ مین جو دیانات
بندی اور رب کی ہین مانند خبر دینی کی نجاست پانی کی سی پس تیمم کری اور وضو نکری اگر خبر دی
ساتھہ نجاست کی مسلمان عادل نی جو کہ باز رہتا ہو اون چیزونسی کہ اعتقاد رکھتا ہی اونکی حرمت کا
اگرچہ غلام ہو یا لونڈی ہو اور تحری کری یعنی سوچی بیچ خبر دینی فاسق اور مستور الحال کے
ساتھہ نجاست پانی کی پہر عمل کری ظن غالب پر اور اگر بہا دی پانی پہر تیمم کری بیچ اس صورت کے
کہ غالب ہو اسکی رای پر صدق اوسکا اور اگر وضو کری پہر تیمم کری جبکہ غالب ہو اوسکی رای پر
کذب اور یہہ احوط ہی اور کافر جبکہ ظن غالب ہو صدق اوسکی کا تو بہا دینا اوس پانی کا
احب یعنی اولی ہی اور اگر تیمم کری پہلی بہا دینی پانی کی تو نہین جائز ہوگا تیمم اوسکا بخلاف
خبر فاسق کی اس لیے کہ اسمین صلاح فی الجملہ ہوتی ہی بخلاف کافر کی کہ وہ بالکل صلاح نہین
رکھتا اور اگر خبر دی ایک عدل ساتھہ طہارت پانی کی اور ایک عدل ساتھہ نجاست
اوسکی کی تو حکم کیا جاوی گا ساتھہ طہارت اوسکی کی بخلاف ذبیحہ کی اور اعتبار کیا جاوی گا
غلبہ کا بیچ باسنون پاک اور نجس اور جانور ذبح کئی ہوؤن اور مردار کی یعنی اگر معلوم ہو کہ
ان باسنون مین باسن پاک بہی ہین اور نجس بہی اور ان جانورون مین ذبح کئی ہوئی بہی ہین
اور مردار بہی تو اعتبار اکثر کا ہوگا یعنی اگر پاک باسن یا جانور ذبح کئی ہوئی زیادہ ہون
مثلاً سو باسنون مین ساٹھہ پاک ہین اور چالیس نجس یا سو جانورون مین ساٹھہ ذبح کئی
ہوئی ہین اور چالیس مردار تو تحری کری یعنی سوچ کر پاک کو جدا کر لی اور اگر ناپاک یا مردار
زیادہ ہون یا برابر ہون تو نہ تحری کری مگر پیاسا ہو تو اس صورت مین بہی تحری کری

[illegible] ۱۲ یعنی ایک عادل کہی کہ یہ جانور ذبح کیا ہوا ہی اور ایک کہی کہ یہ مردار ہی تو حکم اوسکی حرمت کا دیا جاوی گا نہ حلت کا ۱۲

پہلی اوس کپڑے ان مین مطلق تحری کری یعنی خواہ پاک زیادہ ہون خواہ نجس زیادہ ہون تحری کر کی
پاک جدا کر لی **مسئلہ** کپڑا جبکہ ایسا نجس ہو کہ اوس سی نماز پڑہنی درست ہو
تو نہین جائز پہنا اوسکا غیر حالت نماز مین بہی مگر جبکہ نہ پاوی سوای اوسکی اور کپڑا تو پہنا
اوسکا جائز ہی یہہ مسئلہ نصاب الاحتساب کی باب الاحتساب فی الثیاب مین ہی اور درمختار
کی باب شروط الصلوۃ مین لکہا ہی کہ جائز ہی پہنا نجس کپڑے کا غیر نماز مین **مسئلہ** اگر کوئی
دعوت کیا جاوی اور پاوی وہان کوئی کہیل یا غنا یعنی راگ اور اوسکو پہلی سی معلوم نہ تہا ہو
اوسکا تو بیٹہہ جاوی اور کہاوی اگر کہیل وغیرہ اوس مکان مین ہو اور اگر دسترخوان پر ہو تو
نہین لائق ہی بیٹہنا بلکہ نکل آوی اعراض کر کر بموجب قول اللہ تعالی کی **فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ**
الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ پہر اگر مکان مین تہا لہو وغیرہ اور یہہ وہان بیٹہا پس اگر
قادر ہو منع کرنی پر منع کری اور اگر نہ قادر ہو صبر کری اگر نہو مقتدا اور اگر مقتدا ہو اور قادر
منع کرنی پر بہی نہین تو نکل آوی ورنہ بیٹہی اس لئی کہ اسمین عیب لگتا ہی دین کا اور اگر مہمان کو پہلی
معلوم ہو کہ وہان کہیل وغیرہ ہی تو جاوی ہی نہین اصلا برابر ہی کہ ہو مقتدا یا غیر مقتدا اس لئی
کہ حق دعوت کا لازم ہوتا ہی بعد حاضر ہونی کی نہ پہلی اوسکی اور اوس سے یہہ معلوم ہوا کہ جتنی آلات
لہو کی ہین یعنی باجی وغیرہ حرام ہین اور داخل ہووی آلات لہو والون پر بغیر اذن اونکی واسطی
منع کرنی منکر کی کہا ابن مسعود نی کہ آواز باجون کی اور راگ کی اوگاتی ہی نفاق کو دلمین جیسی
کہ اوگاتا ہی پانی گہانس کو اور بزازیہ مین لکہا ہی کہ سننا باجون کی آواز کا حرام ہی بموجب
فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سننا باجونکا معصیت ہی اور بیٹہنا اوسپر فسق ہی اور
لذت حاصل کرنا ساتہہ اوسکی کفر ہی یعنی کفران نعمت ہی اس لئی کہ اللہ تعالی نی اعضا دئی ہی
عبادت کی لئی پس غیر عبادت مین صرف کرنا اونکو کفران نعمت ہی نہ شکر پس واجب ہی

یہہ کہ پرہیز کری اوسکی سننی سی **فصل** دوسری بیچ بیان لباس کی **مسئلہ** ایک
لباس تو فرض ہی وہ اسقدر ہی کہ ستر اوس سی ڈھپ جاوی اور دفع کری سردی
اور گرمی کو اور اولی یہہ ہی کہ ہو سوت کا یا کتان کا اوسط کی درجہ مین نہ بہت اچھا
اور نہ بہت برا اور ایک لباس مستحب ہی وہ یہہ ہی کہ زائد ہو لباس مذکور سی اور پہنی
بہ نیت زینت اور اظہار نعمت الٰہی کی اور ایک لباس مباح ہی وہ یہہ ہی کہ پہنی کپڑا اچھا
واسطی زینت کی اور ایک مکروہ ہی وہ یہہ ہی کہ پہنی واسطی تکبر کی اور مستحب ہی کہ ہو لباس
سفید یا سیاہ اور سنت ہی لٹکانا دستار کی سرکا درمیان دونو مونڈھون کی بقدر ایک
بالشت کی اور بعضون نی کہا بقدر ایک ہاتھہ کی اور بعضون نی کہا بیٹھنی کی جگہہ تک اور
جب ارادہ کری سر نو دستار باندھنی کا تو کھولی اوسکو جیسی باندھا تھا یعنی ایکا ایک پیچ
مسئلہ حرام ہی پہننا مردی حریر یعنی ریشمی کپڑیکا اگرچہ حائل ہو اوسمین اور اوسکی بدن مین
اور کوئی کپڑا اور لڑائی مین بھی نہ مردی ریشمی کپڑیکا پہننا حرام ہی امام اعظم رح کی نزدیک اور
صاحبین کی نزدیک درست ہی اور ریشمی کپڑا پہننا عورتون کو نہین حرام مردکو حرام ہی
مگر بقدر چار انگشت کی مانند سنجاب کپڑی کی جائز ہی اور ظاہر مذہب نہ جمع کرنا متفرق کا ہر
اگرچہ عمامہ مین ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر عمامہ مین دو جگہہ یا زیادہ علم ہون تو جمع کی جاوین
اوسیطرح حلال ہی سنہری یا روپہلی کپڑا بقدر چار انگشت کی **مسئلہ** نہین مضائقہ اوس کپڑیکا
کہ تانا اوسکا ریشم کا ہو اور بانا غیر ریشم کا ہو اور اگر تانا غیر ریشم کا ہو اور بانا ریشم کا تو
نہین درست مگر لڑائی مین درست ہی بشرطیکہ صفت ہو کہ بسبب اوسکی دشمن سی بچ سکی اور
اگر باریک ہو تو حرام ہی بالاجماع **مسئلہ** مکروہ ہی ازار بند ریشم کا ڈالنا ازار مین اور
اسیطرح مکروہ ہی ٹوپی حریر کی اگرچہ ہو نیچی عمامہ کی اور مکروہ ہی تھیلی یا ٹکڑا ریشمی لٹکانا اور

اختلاف کیا ہی علمانی بیچ پٹی ریشمی زخم کی **مسئلہ** بچھانا ہی فقہا کی لئی باندھنا دستار ور ازکا
اور پہننا کپڑون فراخ کا اور نہین مضائقہ ساتھہ باندھنی سیاہ ریشمی کپڑی کی آنکھون پر سبب
عذر کی یعنی رمد وغیرہ کی **مسئلہ** نہین مضائقہ ساتھہ لگانی گھنڈیون اور حلقی یعنی دستہ
ریشمی یا سنہری یا روپہلی کی **مسئلہ** حلال ہی ریشمی کپڑیکا تکیہ لگانا اور بچھانا اوسکا اور سونا
اوسپر اور کہا صاحبین اور شافعی اور مالک نی کہ یہہ حرام ہی اور یہی صحیح ہی سبیلہ اشباب الرحمن
مین ہی اور بیٹھنا چاندی پر حرام ہی بالاجماع **مسئلہ** اگر بانی مین ریشم اور غیر ریشم ملا ہو
تو ظاہر یہہ ہی کہ اعتبار غالب کا ہی اور اگر کپڑی مین بجای روئی کی ریشم بھرا ہو تو نہین مضائقہ
اوسکا **مسئلہ** مکروہ ہی پہننا کسمی اور زعفرانی اور سرخ اور زرد کا مردون کو نہ عورتونکو
اور نہین مضائقہ عورتون کی پہننی کا **مسئلہ** نہین جائز مردونکو زیور پہننا سونی اور چاندیکا
مگر انگشتری مہر کی اور منطقہ اور زیور تلوار کا یعنی تہنال وغیرہ چاندی کی جائز ہین اگرچہ ارادہ
کری تزئین کا اور مجتبی مین لکھا ہی کہ نہین حلال استعمال کمربند کا کہ وسط اوسکا حریر کا ہو
اور بعضون نی کہا کہ حلال ہی جبکہ نہ پہنچی عرض اوسکا چار انگشت کو اور اسمین یہہ بھی ہی
کہ نہین مکروہ کمربند مین حلقہ لوہی اور تانبی اور ہڈیکا **مسئلہ** نہ پہنی مہر مگر چاندی کی پس
حرام ہی غیر چاندی کی خواہ سونی کی ہو خواہ لوہی کی خواہ پیتل کی خواہ پتھر کی خواہ ہڈی کی
خواہ شیشہ کی خواہ اور چیز کی پس جب ثابت ہوئی کراہت ان چیزون کی مہر پہننی کی تو ثابت
ہوئی کراہت انکی مہر بیچنی کی اور بنانی کی اسلئی کہ اسمین اعانت ہی اس چیز پر کہ نہین جائز
اور جو چیز کہ باعث ہو امر غیر جائز کی وہ نہین جائز اور اعتبار اسمین چاندی کی حلقہ کا ہی
نہ نگینہ کا پس جائز ہی نگینہ پتھر اور عقیق اور یاقوت وغیرہ کا اور حلال ہی میخ لگانی سونی کی
بیچ سوراخ نگینہ کی اور مہر اسطرح پہنی کہ نگینہ ہتیلی کی طرف رہی اور نقل کیا سیدنی نووی سی کہ

اجماع ہی علمار کا اسپر کہ مہر پہنی دونو ہاتہون مین جائز ہی لیکن اختلاف افضلیت مین ہی
کہ بعضون کی نزدیک داہنی ہاتہہ مین پہنی افضل ہی اور بعضون کی نزدیک بائین ہاتہہ مین
اور کہدواوی اوسمین نام اپنا یا نام اللہ تعالی کا نہ تصویر جانور کی اور آدمی کی اور نہ محمد
رسول اللہ اور نہ زیادہ ہو مہر ایک مثقال سی یعنی ساڑہی چار ماشی سی اور افضل ہی نہ پہننا
مہر کا سوای سلطان اور قاضی اور اوس شخص کی کہ اوسکو کام پڑتا ہی مہر سی مانند متولی
وغیرہ کی **مسئلہ** نہ باندہی دانت سونی کی تار سی بلکہ چاندی کی تار سی باندہی اور ناک و نو
چیزون کی بنانی جائز ہی **مسئلہ** مکروہ ہی لڑکی کو سونا یا ریشمی کپڑا پہنانا یا شراب پلانی
اس لئی کہ جو چیز پہنی اور کہانی پینی کی حرام ہی وہ پہنانی اور کہلانی اور پلانی بہی حرام ہی
مسئلہ نہین مکروہ ہی رومال رکہنا اعضای وضو کی پونچہنی کی لئی یا پسینا پونچہنی کی لئی
اگر ہو واسطی حاجت کی اور اگر ہو واسطی تکبر کی تو مکروہ ہی **مسئلہ** نہین مکروہ ڈورا باندہنا
اونگلی پر یا انگوٹہی پر واسطی یاد دلانی کسی چیز کی اور حاصل یہہ کہ جو چیز کری واسطی تکبر کی تو
مکروہ ہی اور جو چیز کری بنا بر حاجت کی تو وہ نہین مکروہ **مسئلہ** مجتبی مین لکہا ہی کہ تعویذ
مکروہ وہ ہی کہ ہو بغیر عبارت عربی کی کذا فی الدر اور مواہب لدنیہ مین لکہا ہی کہ اجماع ہی علما کا
اوپر جائز ہونی رقیہ یعنی تعویذ کی وقت جمع ہونی تین شرطون کی ایک تو یہہ کہ ہو ساتہہ کلام
الہی اور اسماء وصفات اوسکی کی اور دوسری یہہ کہ ہو ساتہہ زبان عربی کی اور تیسری یہہ کہ
اعتقاد یہہ ہو کہ تعویذ اثر نہین کرتا بذاتہا بلکہ ساتہہ تقدیر الہی کی انتہی **فصل تیسری**
بیچ نظر کرنی اور مانند اوسکی کی **مسئلہ** دیکہی مرد بدن مرد کا اور لڑکی کا کہ پہنچی حد شہوت کو
اگرچہ امرد خوبصورت ہو سوای اوس چیز کی کہ نیچی ناف کی ہی گہٹنی کی نیچی تک پس گہٹنا ستر ہی ناف
اندر جائز ہی دیکہنا ستر اپنی بیوی اور لونڈی کا ایسی لونڈی کہ حلال ہی صحبت کرنی اوس سی

ساتھہ شہوت کی اور غیر شہوت کی اور اولی ندیکھنا اوسکا ہی اس لئی کہ باعث ہوتا ہی نسیان کا
اور لونڈی بہن جو بیہ قید لگائی کہ حلال ہی صحبت کرنی اوس سی اس سی نکل گئی لونڈی مجوسیہ
اور بکاتبہ اور مشترکہ اور منکوحہ غیر کی اور وہ کہ حرام ہو بسبب علاقہ دودہ کی یا مصاہرت کی
پس حکم اونکا مانند اجنبی لونڈی کی ہی اور دیکہی اپنی محرمہ کا سر اور منہہ اور سینہ اور پنڈلی اور
بازو اگر امن مین ہو اپنی شہوت سی اور اوسکی شہوت سی ورنہ ندیکہی اور ندیکہی طرف پیٹ اور
پیٹھہ ان محرمہ کی اگرچہ امن ہو شہوت سی اور نہین مضائقہ اسکا کہ خلوت کری اور سفر کری
ساتھہ محرمہ کی پس اگر احتیاج پڑی اسکی سوار کرنی کی اور اوتارنی کی تو نہین مضائقہ اسکا
کہ چھوئی اوسکو کپڑی پر سی اور پکڑی پیٹ اور پیٹھہ اوسکی نہ اوسپچیز کو کہ نیچی ہی دونون کی
بشرطیکہ امن ہو شہوت سی پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا ازروی یقین
یا ظن کی یا شک کی تو ان سب سی پرہیز کری پہر اگر سوار ہو سکی وہ آپسی تو باز رہی مرد اس سی
بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکی عورت تو تکلف کری مرد ساتھہ کپڑون کی تا کہ نہ پہنچی مرد کو حرارت
عورت کی بدن کی اور اگر نپاوی کپڑا تو دفع کری شہوت کو اپنی دلسی بقدر امکان کی اور حکم
غیر کی لونڈیکا اگرچہ مدبرہ ہو یا ام ولد ہو مانند محرمہ کی ہی اور مرد اور عورت محرم اور لونڈی
مذکورہ کی جن اعضای مذکورہ کا دیکہنا درست ہی چھونا بہی اونکا درست ہی اگر امن مین ہو
شہوت سی آپ بہی اور وہ بہی اس لئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتی تہی حضرت فاطمہ رض
کی سر کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی بوسہ لی اپنی مان کی پاؤن کا
پس گویا کہ بوسہ لیا جنت کی چوکہٹ کا اور اگر امن نہو شہوت سی یا شک ہو شہوت کا تو
نہین حلال اوسکو نظر کرنا اور چھونا اونکا اور ستر عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کی سارا
بدن ہی مگر چہرہ اور دونو ہاتھہ اور دو قدم موجب ایک روایت کی پس دیکہنا ان اعضا کا جائز ہی اگر

امن ہو شہوت سے اور اگر خوف ہو شہوت کا یا شک ہو تو نہیں جائز مگر گواہ کو وقت ادای
شہادت کی اور حاکم کو وقت حکم کی اور نکاح کی ارادہ کرنیوالی کو اور اوسکو کہ ارادہ
خریدنی کا رکھتا ہو اور طبیب کو کہ یہان مفصل اسکا آگی آویگا دیکھنا ان اعضا کا جائز
ہی اگرچہ امن نہو شہوت سے اور نہیں جائز ہی چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سے اگر ہو
عورت جوان اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش و سیر نہین آتی یا مرد بڈھا ہو کہ امن رکھتا ہو اپنی پر اور
اوسکی نفس پر شہوت سے تو جائز ہی چھونا ان عضاکا اور جبکہ جائز ہوا چھونا اور دیکھنا
بڑھیا کا جائز ہوا سفر کرنا ساتھ اوسکی اور خلوت کری جبکہ امن ہو اپنی اوپر اور اوسپر
اور نہین تو نہین اور اشباہ مین لکھا ہی کہ خلوت کرنی ساتھ اجنبیہ کی حرام ہی مگر واسطی بات
مدیونہ کی کہ بھاگ کر چلی جاوی کھنڈر مین یا ہو بڑھیا بدشکل یا ہو پردی کی آڑ بیچ مین **مسئلہ**
خلوت ساتھ محرم کی مباح ہی مگر ساتھ دودھ شریک بہن کی اور ساس جوان کے نہین مباح
مسئلہ شرنبلالیہ مین لکھا کہ نہ کلام کری اجنبیہ سی مگر بڑھیا چھینکی یا سلام کری
تو جواب دی اوسکی چھینک کا اور سلام کا اور اگر بڑھیا نہو تو نہ جواب دی **مسئلہ**
اگر ارادہ کری ایک عورت کی خریدنی کا تو جائز ہی چھونا اوسکی اون اعضا کا کہ حلال ہی
دیکھنا اونکا اگرچہ خوف ہو شہوت کا **مسئلہ** جائز ہی دیکھنا اور چھونا ایسی چھوٹی
لڑکی کا کہ خواہش نہوتی ہو اوسپہ **مسئلہ** جائز ہی طبیب کو دیکھنا طرف جگہہ مرض عورت
کی واسطی ضرورت کی اور لائق یہہ ہی طبیب کو کہ سکھادی ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا
اس لیی کہ نظر جنس کیطرف جنس کے خفیف تر ہی پس اگر نہو سکی تو چھپاوی تمام اعضا
اوس کی سوای موضع مرض کی پھر دیکھی بقدر ضرورت کی اور جلد نیچی نظر پھیر لی اس لیی
کہ دیکھنا بقدر ضرورت کی جائز ہی نہ بلا ضرورت اور ایسا ہی حکم ہی داہی کا اور ختنہ کرنیوالی کا

اور اسی طرح جائز ہی مرد کو نظر کرنی طرف موضع حقنہ مرد کی وقت حقنہ کرنی کی **مسئلہ**
غلام عورت کا مانند اجنبی کی ہی اوسکی حق مین پس دیکھی منہہ اور ہاتھہ اپنی مالک کی فقط
لیکن ہان داخل ہوئی اوسکی پاس بغیر اذن اوس کی کی اجماعا اور نہ سفر کری ساتھہ
مالکہ کی اجماعا اور نزدیک مالک اور شافعی کی غلام مانند محرم کی ہی **مسئلہ** ستر عورتکا
بنسبت مسلمان عورت کی مانند ستر مرد کی ہی بنسبت مرد کی یعنی مسلمان عورت کو بہی
عورت کا بدن زیر ناف سی گھٹنی کی نیچی تک دیکھنا درست نہین اور عورت کافرہ مانند
مرد اجنبی کی ہی صحیح تر روایت مین پس نہ دیکھی طرف بدن مسلمہ کی یہہ درمختار مین ہی اور
فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ نہین لائق عورت صالحہ کو یہہ کہ دیکھی طرف اوس کی عورت
فاجرہ اس لئی کہ وہ بیان کری گی اوسکا آگی مردون کی پس نہ اوتاری چادر اپنی آگی اوسکی
اور اسی طرح دیکھی عورت مرد کو مانند دیکھنی مرد کی مرد کو اگر امن مین ہین شہوت سی پس اگر
امن مین نہو یعنی خوف رکھتی ہو شہوت کا یا شک رکھتی ہو تو بالکل نہ دیکھی کہ حرام ہی دیکھنا
مانند مرد کی **مسئلہ** بال لٹکتی ہوئی عورت کی ستر مین بموجب روایت صحیح تر کی **مسئلہ**
جو عضو کہ نہین جائز دیکھنا اوسکا پہلی جدا ہونی کی بدن سی نہین جائز ہی بعد جدا ہونی کی بہی
اگرچہ بعد موت کی ہو مانند موی زیر ناف کی اور عورت کی سر کی بالون کی اور ہڈی پہنچی
عورت آزاد مردہ کی اور پنڈلی اوسکی کی اور کتری ہوئی ناخون پاؤن اوسکی کی نہ ہاتھہ
اوسکی کی **مسئلہ** نظر کرنی طرف چادر عورت اجنبیہ کی ساتھہ شہوت کی حرام ہی **مسئلہ**
بالون مین بال آدمی کی ملانی یعنی دراز کرنی کی لئی حرام ہین اپنی بال ہون یا غیر کی
مسئلہ خصی اور ستر کٹا ہوا اور مخنث نظر کرتی ہین طرف عورت اجنبیہ کی مانند
مرد صحیح الاعضا کی ہین **مسئلہ** جائز ہی عزل کرنا اپنی لونڈی سی بغیر اذن اوس کی کی اور

بیوی سی ساتهه اذن اوس کی کی اگر وه آزاد ہو اور اگر کسی کی لونڈی ہو تو اوسکی
مالک کی اذن سی **فصل** چوتهی بیچ بیان کسب کی **مسئله** افضل کسب جهاد هی پهر تجارت
پهر زراعت پهر حرفه اور کسب کی کئی قسمین هین فرض اور مستحب اور مباح اور حرام کسب
فرض تو اسقدر هی که کفایت کری اوس کی نفس کو اور عیال اوسکی کو اور ادای دین کو
اور مستحب وه هی که زیاده ہو اس سی تاکه خبرگیری کری مسکینون کی اور اقربا کی اور
مباح وه هی که زیاده ہو واسطی تجمل کی اور حرام وه هی که کسب کر کر مال جمع کری واسطی
تفاخر اور تکبر کی اگرچه ہو وجه حلال سی **مسئله** خرچ کری مال اپنی نفس پر اور اپنی عیال
پر بغیر اسراف و تنگی کی **مسئله** جو شخص قادر ہو کسب پر لازم هی اوس کو کسب کرنا اور اگر
عاجز ہو کسب سی تو لازم هی اوس کو سوال کرنا پس اس صورت مین اگر ترک کری سوال کو
یهان تک که مر جاوی گنهگار مریگا اور اگر عاجز ہو کسب سی تو فرض هی اوس شخص پر که
جانی حال اوسکا یهه که کهلاوی اوسکو یا سفارش کری اوسکی اوس شخص سی که کهلاوی
اوسکو **مسئله** نهین جائز قبول کرنا تحفه کا اور آنا ظالمین سی مگر جبکه جانی یهه که اکثر مال
اوسکا وجه حلال سی هی تو قبول کری **فصل** پانچوین بیچ بیان استبراء وغیره کی **مسئله**
جو کوئی مالک ہو لونڈی کا ساتهه خریدنی کی یا ارث وغیره کی اگرچه وه لونڈی باکره ہو
یا خریدی جاوی غلام سی یا عورت سی یا اوس سی که حرام هی اوسکو صحبت کرنی اوس سی مثلا
اسکی دوده شریک بهائی سی خریدی جاوی یا اگر کیسی تو حرام هی اوسکو صحبت کرنی اوس سی
اور وه چیزین که باعث صحبت کی هین مانند مساس وغیره کی یهان تک که استبرا کری اسکی
ساتهه ایک حیض کی بیچ اوس عورت کی که حیض آتا ہو اوسکو اور ساتهه ایک مهینه کی
بیچ غیر حیض والی کی که وه چهوٹی لڑکی هی اور آئسه ہو منقطعة الحیض اور اگر حیض آ جاوی

مہینی مین تو باطل ہوگا استبرا ساتہہ ایام کی اور اگر مرتفع ہو جاوی حیض اوسکا سبب اوسکی کہ ہو جاوی طہر اوسکا دراز اور ہو وہ حیض والی تو استبرا کری اوس آئی ساتہہ دو مہینی اور پانچ دن نزدیک محمد کی اور فتوی اسی پر دیا گیا ہی اور اگر لونڈی مستحاضہ ہو تو صحبت کری اوس سی مہینی کے دس دن اول مین اور اگر حاملہ ہو تو استبرا کری اوس سی ساتہہ جننی کی اور باقی مسائل استبرا کی یہان ذکر نہین کیے اس لئی کہ شرعی لونڈی کہ حاجت استبرا کی جسکی ملی پڑی عدیم الوجود ہی **مسئلہ** مکروہ تحریمی ہی چومنا ہاتہہ یا منہہ یا اور عضو کسی کا اور اسی طرح **مکروہ ہی** عورتون کو بوسہ لینا عورت کا وقت ملاقات کی یا رخصت کی کذا فی القنیۃ اور خانیہ مین ہی کہ یہہ مکروہ جب ہی کہ ہو ساتہہ شہوت کی اور اگر ہو بطریق بر یعنی نیکی کی تو جائز ہی سبکی نزدیک اور کتاب الاختیار مین ہی بعضی علمانی کہا ہی نہین مضایقہ ہی چومنی کا جبکہ قصد کری بر کا اور اس مین ہو شہوت سی مانند بوسہ یعنی منہہ اور رخسار فقیہ کی اور مانند اسکی کی **مسئلہ** مکروہ ہی معانقہ کرنا ایک تہ بند مین اور اگر ہو معانقہ قمیص پر یا جبہ پر تو جائز ہی بلا کراہت بالاجماع اور صحیح کہا ہی اسکو ہدایہ مین اور متون مین بہی ایسا ہی **مسئلہ** جائز ہی مصافحہ اس لئی کہ وہ سنت قدیمہ متواترہ ہی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی مصافحہ کری اپنی بہائی مسلمان سی اور ہلاوی ہاتہہ اوس کا جہڑ جاتی ہین گناہ اوسکی اور سنت مصافحہ مین یہہ ہی کہ دونو ہاتہہ سی کری **مسئلہ** نہین جائز ہی آپسمین مخصوص کو ساتہہ لیٹنا اگرچہ ہو ہر ایک اونمین سی ایک جانب مین بچہونی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بدن لگاوی مرد مرد سی ایک کپڑی مین اور نہ بدن لگاوی عورت عورت سی ایک کپڑی مین **مسئلہ** جب پہنچی لڑکا یا لڑکی دس برس کی عمر کو تو واجب ہی جدا سلانا اوسکو اوسکی بہائی سی اور بہن اور ماں اور باپ سی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کرو درمیان اونکی خوابگاہو نمین اوس حال مین کہ وہ دس برس کے ہون **مسئلہ** لڑکا جب پہنچی حد شہوت کو

تو مانند مرد جوان کی ہی **مسئلہ** کہا گیا ہی بیچ ختنہ کرنی تر بی عمر والیکی کہ اگر ختنہ آپ کر سکی تو کر لی
والا نہ کروا وی مگر یہہ کہ ممکن ہو تو نکاح کری یا خریدی لونڈی اور اوس سی ختنہ کروالی **مسئلہ**
کتاب در رہین سے کہ نہین ہی مضائقہ ہی ساتہہ چومنی ہاتہہ مرد عالم کی اور پرہیزگار کی بطریق تبرک کی
اور نقل کیا مصنف نی جامع سی کہ نہین مضائقہ ساتہہ چومنی ہاتہہ حاکم دیندار اور بادشاہ
عادل کی اور بعضون نی کہا یہہ سنت ہی کذا فی المجتبی اور بزازیہ مین ہی کہ چومنا عالم کی سر کا
اچہا ہی نہی اور نہین رخصت ہی بیچ چومنی ہاتہہ غیر عالم و عادل کی ہو المختار اور محیط مین
ہی کہ سکی اسلام کی تعظیم اور اکرام ہی جائز ہی اور واسطی حاصل ہونی دنیا کی مکروہ ہی **مسئلہ**
طلب کیا کسی نی ایک عالم یا زاہد سی یہہ کہ پہیلا دی طرف اوسکی قدم اپنی اور چومنی دی
اوسکو قدم اپنی تو قبول کری اوسکی کہنی کو اور بعضون نی کہا کہ نہ اجازت دی اوسکی
مسئلہ یہہ جو کرتی ہین جاہل کہ چومتی ہین ہاتہہ اپنا جسوقت کہ ملتی ہین کسی سی پس یہہ مکروہ
ہی نہین اجازت ہی اسمین اور چومنا ہاتہہ یار اپنی کا وقت ملنی کی مکروہ ہی اجماعا اور اسیطرح
جو جاہل زمین بوسی کرتی ہین آگی امرا و علما کی پس یہہ حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا
ساتہہ اوسکی دونو گنہگار ہوتی ہین اسلئی کہ یہہ مشابہ ہوتا ہی بت پرستی کی اور اگر کوئی کہی
آیا کافر ہوتا ہی زمین بوسی سی اگر ہو بطور عبادت و تعظیم کی یا نہین ہوتا جواب یہہ دی
کہ ہان کافر ہوتا ہی اور اگر بطور تحیت کی ہو تو کافر نہین ہوتا گنہگار مرتکب کبیرہ کا ہوتا ہی
مسئلہ کتاب ملتقط مین ہی کہ تواضع واسطی غیر اللہ کی حرام ہی **فائدہ** کہا گیا ہی بوسہ
لینا پانچ طرح پر ہی بوسہ محبت کا واسطی لڑکی کی رخسارہ پر اور بوسہ رحمت کا واسطی ماں
باپ کی سر پر اور بوسہ شفقت کا واسطی بھائی اپنی کی پیشانی پر اور بوسہ شہوت کا واسطی جورو
اپنی کی یا لونڈی اپنی کی منہہ پر اور بوسہ تحیۃ کا مومنین کی بیچ ہاتہہ پر اور زیادہ کہی بعضون

لی دو بوسہ امور دین مین بوسہ حجر اسود کا اور بوسہ چوکہٹ کعبہ کا **مسئلہ** چومنا مصحف مجید کا بعضون
نی کہا بدعت ہی لیکن روایت کیا گیا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی کہ وہ لیتی تہی مصحف ہر صبح اور
چومتی تہی اوسکو اور کہتی تہی کہ یہہ عہد ہی میری رب کا اور فرمان ہی میری رب عزوجل کا اور
حضرت عثمان بہی چومتی مصحف کو اور ملتی اوسکو اپنی منہہ پر **مسئلہ** روٹی کی چومنی کو امام شافعی نی
کہا ہی کہ وہ بدعت مباحہ ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ حسنہ ہی اور کہا علمانی کہ مکروہ ہی و دوسرا بوسہ
اور آیا ہی کہ نہ کاٹو روٹی کو ساتہہ چہری کی اور اکرام کرو اوسکا اس لیی کہ اسنی بزرگی دی ہی اوسکو
واللہ اعلم بالصواب **فصل** چہٹی بیچ بیان بیع وغیرہ کی **مسئلہ** نہین مضائقہ ہی ساتہہ بیچنی اور
نفع اوٹہانی سرگین یعنی نجاست جانور کی اور امام شافعی کی نزدیک بیچنا اوسکا درست نہین اور
مکروہ ہی بیچنا آدمی کی خالص نجاست کا اور صحیح ہی بیچنا اوسکا اس حالمین کہ اوسمین مٹی یا راکہہ
ملی ہو اور ہو غالب قد اسی طرح جائز ہی انتفاع ساتہہ نجاست مذکورہ مخلوطہ کی نہ خالص کی صاحب
ہدایہ نی اسی کو صحیح کیا ہی اور ملتقی مین بہی ایسا ہی ہی اور زیلعی وغیرہ نی کہا کہ خالص سی بہی نفع
اوٹہانا درست ہی **مسئلہ** اگر کسی مسلمان کا کافر پر قرض آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کری تو
جائز ہی لی لینا اوسکا اور اگر مسلمان پر آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کری تو نہین جائز لینا اوسکا
اس لیی کہ بیع اوسکی باطل ہی مگر جبکہ وکیل کر دیوی وہ کافر کو ساتہہ بیچنی اوسکی کی تو جائز ہی امام ابو حنیفہ
کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک نہین جائز علی ہذا القیاس اگر مری مسلمان اور چہوڑ جاوی مول
شراب کا کہ بیچا ہو اوسکو مسلمان نی تو نہین حلال واسطی وارثون اوسکی کی اور اسی طرح کوئی کسب
حرام مال مر جاوی تو میراث اوسکی حرام مطلق ہی وارثون پر **مسئلہ** جائز ہی سونا جڑہانا مصحف مجید پر
اس لیی کہ اسمین تعظیم اوسکی ہی جیسی کہ جائز ہی منقش کرنا مسجد کو ساتہہ پانی سونی کی اور جائز ہی تعشیر مصحف
مجید کی یعنی ہر دس آیت پر لفظ تعشیر یا عشرہ کا لکہنا اور جائز ہی اعراب کرنا اسپر اس لیی کہ اسان

ہوتا ہی اُس سی پڑہنا خصوصاً عجمیونکو پس مستحسن ہی اور علی ہذا القیاس نہین مضائقہ ہی ساتھہ لکھنی
نام سورتون کی اور شمار آیات کی اور علامات وقف کی اور مانند انکی کی پس یہہ سب بدعت حسنہ ہی اور
نہین مضائقہ ہی ساتھہ رکھنی کاغذون احادیث کی اور مانند انکی کی مصحف مجید مین اور تفسیر مین اور فقہ
اور مکروہ ہی رکہنا اونکا بیچ کتابون نجوم و ادب کی مسئلہ مکروہ تیز ہی ہی چہوٹا کرنا مصحف مجید کا
اور لکھنا اوسکو ساتھہ قلم باریک کی مسئلہ جائز نہین لپیٹنا کسی چیز کو بیچ کاغذ فقہ کی اور مانند
اسکی کی اور طب کی کتابون مین لپیٹنا جائز ہی مسئلہ جائز ہی داخل ہونا ذمی کا مسجد مین مطلقاً اور مکروہ رکہا
حکم امام مالک نی مطلقاً اور مکروہ رکہا ہی امام محمد اور شافعی اور احمد نی مسجد الحرام مین داخل ہونی کو مسئلہ جائز ہی عیادت
کرنی ذمی کی اور بیچ عیادت کرنی مجوسی کے دو قول ہین یعنی بعضون نے کہا جائز ہی اور بعضون نی کہا نا جائز
اور جائز ہی عیادت کرنی فاسق کی بموجب روایت صحیح تر کی اس لیے کہ فاسق مسلمان ہے اور عیادت
مسلمین کے حقوق سی ہی مسئلہ جائز ہی خصی کرنا چارپایونکا یہان تک کہ بلی کا بہی بشرطیکہ کچھہ فائدہ
ہو خصی کرنی مین و الا حرام ہی اور خصی کرنا آدمی کا حرام ہی اور بعضون نی کہا گہوڑیکا خصی کرنا
بہی حرام ہی اور مکروہ ہی خدمت لینی خصیونسی اس لیے کہ اسمین رغبت دلانی ہوتی ہی لوگون کو خصی
کرنی پر اور وہ حرام ہی مسئلہ جائز ہی چہوڑنا گدہی کا گہوڑی پر مسئلہ جائز ہی حقنہ کرنا بیماری کے
لئی ساتھہ پاک چیز کی نہ ساتھہ نجس کی اور اصلاح نہین جائز ہی ہر دوا کرنی مگر ساتھہ پاک چیز کی
اور نہایہ مین جائز رکہا ہی علاج کرنی کو ساتھہ حرام چیز کی جبکہ خبر دی اوسکو طبیب مسلمان کہ اس مین
شفا ہی اور نہ پاوی کوئی مباح چیز کہ قائم مقام ہو اوسکی کذا فی الدر اور فتاوی عالمگیری مین ہی کہ اگر
ایک مریض کو طبیب کہی ساتھہ پینی شراب کی تو روایت کیا گیا ہی ایک جماعت علماء بلخ کی سی کہ وہ
دیکھی اگر جانتا ہو یقیناً کہ مین چنگا ہو جاؤنگا تو حلال ہی اوسکو لینا اوسکا اور نقل کیا فقیہ عبد الملک نی
اپنی استاد سی کہ نہین حلال ہی پینا اوسکا اور نہین جائز ہیہ کہ دوا کری ساتھہ شراب کی کسی زخم کی یا

بہشت جانور کی اور نہین جائز ہیہ کہ پلاوی شراب کسی بچی کو یا لڑکی کو دوا کی لئی اور وبال پلانی والی پر ہی

مسئلہ اگر لقمہ حلق مین اٹک گیا ہو اور پانی پاتا نہین اوسکی اوتارنی کی لئی تو جائز ہی اوتارنا اوسکو شراب کی اور جائز ہی پینا شراب کا دفع پیاس کی لئی اگر پانی نہ ملی مسئلہ جائز ہی رزق قاضی کا بیت المال مین سی اگر بیت المال حلال ہو کہ جمع کیا گیا ہو ساتھہ حق کی و الا نہین جائز اور رزق سی یہہ مراد ہی کہ اسقدر ہو کہ کفایت کری اوسکو اور اوسکی اہل کو ہر زمانی مین اگرچہ غنی ہو بموجب صحیح روایت کی اور جائز ہونا جب ہی کہ ہو بدون شرط کی اور اگر ہو ساتھہ اجرت کی تو حرام ہی اس لئی کہ قضا طاعت ہی پس نہین جائز ہی اجرت لینی اوسپر مانند تمام طاعتون کے کذا فی الدرر والہدایہ مسئلہ مقرر کرنا لونڈیکو اور ام ولدکو اور مکاتبہ کو بغیر محرم کی ہمارے زمانہ مین نہین جائز بسبب غلبہ اہل فساد کی اور فتوی اسپر دیا گیا ہی مسئلہ جائز ہی خریدنا اوس چیز کا کہ ضروری ہی چھوٹی لڑکی کی لئی اوسکی بہائیکو اور چچاکو اور ماںکو اور ملتقط کو ایسا ملتقط کہ اوسکی پرورش مین ہی لڑکا و الا نہین جائز اور نہین جائز ہی ملتقط کو یہہ کہ اجرت کو دی یعنی نوکر رکھوا دی یا مزدوری کو لگوا دی کسی کی ہان لڑکی کو اور ماںکو جائز ہی یہہ کہ اجرت کو دی اپنی بیٹی کو اگر ہو وی اوسکی پرورش مین اور چچاکو نہین جائز ہی یہہ اور اگر اجرت کو دی چھوٹا لڑکا اپنی نفس کو تو نہین جائز مگر جسوقت کہ فارغ ہو کام سی تو واجب ہو گا مسمی یعنی اگر اجرت کو دیا نفس اپنی کو اوس جس کام کی لئی اجرت کو دیا تھا اوس سی فارغ ہوا تو جو اجرت ٹہرائی تہی وہ دینی آوی گی مسئلہ جائز ہی بیچنا شیرہ انگور کا اوسکی ہاتھہ کہ جانتا ہی یہہ کہ وہ بناویگا اوسکی شراب بشرطیکہ مول لینی والا کافر ہو اور مسلمانکی ہاتھہ بیچنا مکروہ ہی مسئلہ بیچنا امرد کا غلامی کی ہاتھہ اور بیچنا ہتیارونکا اہل فتنہ کی ہاتھہ نہین درست مسئلہ جائز ہی بیڑی ڈالنی غلام کی پاؤن مین اسلئی بیچنی کی اوسکی سرکشی سی اور بہاگنی سی اور مکروہ ہی طوق ڈالنا اوس غلام کی گلی مین کہ اندیشہ ہو اوسکے

قضا کی اجرت ... کفایت کی ... مقرر کر دیا ... کہ وہ قضا ... درست ہی ... قضا کی لئی کہ ... لینا ہون ... مجبور ہین یا ... اس مین ... دیا کری ... لیوی ... تو یہہ باطل ہی ... ۱۲

کری حاکم ساتھہ مشورت دانشمندون کی اور کتاب اختیار مین لکھا ہی کہ بموجب بہاو مقرر کری حاکم اور خوف
کری بیچنی والا مارنی حاکم کا در صورت کم بیچنی کی تو نہین حلال ہی وہ مول لینی والی کو اور حیلہ اوسکا
یہہ ہی کہ کہی بیچنی والی کو کہ بیچ میری ہاتہہ جسقدر چاہی تو **مسئلہ** مکروہ ہی چہبار کہنا کبوترونکا چہتہ کی
یا بلند جگہہ پر اگر ضرر کری لوگون کو بسبب نظر کرنی کی یا چلانی کی یعنی اونچی پر کبوتر بیٹہا کہتی ہین ور لوگونکو
ایذا ہوتی ہی بسبب اسکی کہ اوسکی پکڑنی کی لئی چڑہتا ہی تو نظر پڑتی ہی لوگون کی زنانی پر یا بسبب اسکی کہ
چلاتا ہی اونکی بلانی مین پس یہہ مکروہ ہی اگر اوڑاوی کبوتر چہت پر اسطرح کہ نظر پڑین ستر مسلمانونکو
کی اور ٹوٹین شیشہ لوگون کی بسبب تہہر مارنی کی اون کبوترونکو تو تعزیر دیا جاوی اوڑانی والا
اور بہت منع کیا جاوی پہر اگر نہ باز رہی وہ منع کرنی سی تو ذبح کر ڈالی اون کبوترون کو محتسب
کذا فی الدر اور وہبانیہ مین لکھا ہی کہ واجب ہی تعزیر اور ذبح کرنا اون کبوترونکا اور پالنا کبوترونکا
دل بہلانی کی لئی مباح ہی **مسئلہ** ایک شخص نی خریدین چڑیان یا مانند انکی اور چہوڑ دیا اونکو جائز
ہی اگر کہا وقت چہوڑنی انکی کی یا مطلق کہ جو کوئی پکڑ لی انکو بس یہہ اوسکی ہین پس اس صورت مین
کوئی پکڑ لیگا تو اوسکی ملک مین آجاوینگی اور چہوڑنی والی کی ملک سی نکل جاوینگی اور جب تک
کوئی پکڑیگا نہین تو چہوڑنی والی کی ملک مین سی نہین نکلینگی اگر وہ پہر پکڑیگا پہلی کسی اور کی پکڑنی
تو باقی رہینگی اسی کی ملک مین اور کسی کو اوس سی لینا نہین پہنچیگا اور نری چہوڑ دینی سی اسکی
ملک سی نہین نکلتین اور بعضون نی کہا نہین جائز ہی چہوڑنا انکا برابر ہی کہ کلام مذکور کہکر چہوڑی
یا یون ہین چہوڑ دی اس لئی کہ ضایع کرنا مال کا ہی اگر کلام مذکور نہ کہا تو ظاہر ہی ضایع ہونا انکا
اور اگر کہا تو بہی اکثر قادر نہین ہوتا ہی کوئی اونکی پکڑنی پر پس فوت ہوتا ہی انتفاع اوسکا اور انتفاع
غیر کا ساتھہ انکی پس ضایع ہوتا ہی مال **مسئلہ** المختارات مین لکھا ہی کہ ایک شخص نی چہوڑ دیا
اپنی جانور کو یہہ کہکر کہ یہہ اوسی کی لئی ہی کہ لیوی اسکو اور کسی نی پکڑ لیا اوسکو تو نہ لیوی

اوسکو اوس سے تو کپڑا اوسکو مسئلہ جبکہ ایذا دیتی ہو تو نہ مارے اوسکو اور نہ کان مروڑے
اوسکا بلکہ ذبح کر ڈالے اوسکو ساتھ چھری تیز کے مسئلہ مار ڈالنے چیونٹی کے مین کلام کیا ہے علمانے مختار
یہہ ہے کہ جب ابتدا کرے وہ ساتھ ایذا کے تو نہین مضائقہ مار ڈالنے اوسکے کا اور اگر نہ ابتدا کرے تو
مکروہ ہے اور اتفاق ہے علما کا اوسپر کہ مکروہ ہے ڈالنا چیونٹی کا پانی مین یہہ دونون مسئلے فتاوی
عالمگیری کی کتاب الکراہیۃ مین ہین مسئلہ [illegible] بیل پر اور ہل چلانا گدہے
سے بغیر مشقت اور مارنے کے اسواسطے کہ ظلم کرنا جانور پر اشد ہے ظلم کرنے سے ذمی پر اور ظلم کرنا ذمی پر
اشد ہے ظلم کرنے سے مسلمان پر مسئلہ نہین مضائقہ ہے ساتھ مسابقت کے تیراندازی مین اور
بیچ دوڑانے گھوڑون اور خچرون اور گدہون کے اور اونٹون کے اور پیادہ پا دوڑنے کے اس لیے
کہ یہہ باتین ان چیزون مین اسباب جہاد سے ہین پس ہوگا مستحب پھر حلال ہے مال لینا اسمین اگر شرط
کیا جاوے مال ایک جانب سے اور حرام ہے اگر شرط کیا جاوے مال دونون جانب سے اس لیے کہ یہہ
ہوتا ہے جوا مگر جبکہ ہو درمیان اون دونون کے محلل یعنی تیسرا شخص حلال کرنیوالا ہو اوسکے
اور اوسکا گھوڑا ہمشکل ہو اون دونون کی گھوڑی کے کہ احتمال اوسکی بڑہ جانے کا ہو اون دونون سے
والا نہین جائز ہوگا پھر جب کہ بڑہ جاوے وہ تیسرا اون دونون سے تو لیوے مال اون دونون سے
اور اگر وہ دونون بڑہ جاوین اوس سے تو نہ دیوے وہ اون دونون کو اور اون دونون
مین سے جو آگے بڑہ جاوے لیوے وہ دوسرے سے اور ایسا ہی حکم اون دو شخصونکا ہے کہ کہ اختلاف
کرین ایک مسئلہ مین اور ارادہ کرین جانے کا ایک عالم کے پاس پس اگر مقرر کیا جاوے مال واسطے
اوس شخص کے کہ صواب پر ہو تو درست ہے اور اگر مقرر کیا جاوے مال ہر ایک کے لیے دوسرے پر تو
نہین درست اور کشتی لڑنی آپسمین بدعت نہین مگر جبکہ لہو و لعب کے لیے ہو تو مکروہ ہے اور مسابقت بغیر
کچھ مال مقرر کرنے کے جائز ہے ہر چیز مین مسئلہ مستحب ہے کترنا ناخنون کا دن جمعہ کے مگر جبکہ جمعہ تک

اور دعا کا **مسئلہ** مکروہ ہی احتکار آدمیون اور جانورون کی قوت کا اوس شہر مین کہ ضرر کری
احتکار رہنی والون کو پس اگر ضرر نکری تو نہین مکروہ اور مانند اسی کی ہی تلقی جلب اور
تلقی جلب اوسکو کہتی ہین کہ ایک قافلہ غلہ لایا ہنوز وہ شہر مین نہین پہنچی کہ شہر مین سی کوئی اون سی
جا ملا اور غلہ خرید لیا پس یہہ تلقی جلب بہی اگر شہر والونکو مضر ہو تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین اور
یہہ حکم اوسکا ہی کہ شہر والی نی قافلہ والون سی بہاو چہپایا یا نہین اور اگر بہاو چہپایا تو دونو صورتونمین
مکروہ ہی یعنی خواہ ضرر کری شہر والونکو یا نہ ضرر کری پہر مدت اگر کم ہو تو نہین ہوتا احتکار واسطی
نہونی ضرر کی اور اگر دراز ہو مدت تو ہوتا ہی احتکار مکروہ واسطی ثابت ہونی ضرر کی پہر بعضون نی تو
کہا کہ مدت دراز اندازہ کی گئی ہی ساتہہ چالیس دن کے بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
جو احتکار طعام کری چالیس رات تو بیزار ہوتا ہی اللہ سی اور اللہ تعالی بیزار ہوتا ہی اوس سی اور
بعضون نی اندازہ کیا ہی مدت دراز کو ساتہہ ایک مہینی کی اور بعضون نی کہا کہ مدت مذکورہ
واسطی عذاب دینی کی ہی دنیا مین یعنی حاکم کو سزا دینی جب پہنچتی ہی کہ مدت دراز ہوا اور نہین تو نہین اور
گنہگار مدت قلیل مین بہی ہوتا ہی اور واجب ہی یہہ کہ حکم کری قاضی احتکار کرنیوالی کو ساتہہ بیچنی
اوس چیز کی کہ زائد ہو قوت اوسکی سی اور قوت اہل اوسکی سی پس اگر نہ بیچی بلکہ مخالفت کری حکم قاضی کی
تو تعزیر دی اوسکو قاضی جسطرح مناسب جانی اور بیچ ڈالی غلہ اوسکا اور سراج مین ہی اگر خوف کری
امام شہر والون کی ہلاک کا تو لی غلہ احتکار کرنی والونسی اور بانٹ دی شہر والون پر پہر جب اونکو فراخی
ہو تو دیوین وہ مثل اوسکی اور نہین ہوتا ہی احتکار ساتہہ بند کر رکہنی غلہ زمین اپنی کی بلا خلاف اور نہ
احتکار ہوتا ہی بیچ اوس غلہ کی کہ لاوی اوسکو اور شہر سی اور ابو یوسف کی نزدیک یہہ بہی مکروہ ہی
اور امام محمد کی نزدیک اگر ایسی شہر سی لایا کہ وہانسی اسکی شہر مین غلہ لایا جاتا تہا عادۃً تو مکروہ ہی اور
یہی مختار ہی **مسئلہ** نہ نرخ مقرر کری حاکم مگر جبکہ تعدی کرین غلی والی قیمت مین تعدی فاحش تو نرخ

ناخن فاحش ہو تو کروہ ہی اسلیے کہ جسکی ہوتی ہین ناخون دراز ہوتا ہی رزق اوسکا تنگ اور
حدیث مین آیا ہی کہ جسنے کتروائے ناخون اپنے دن جمعہ کے بچایا ہی اوسکو اللہ تعالی بلاؤن سے دوسرے
جمعہ تک اور تین دن زیادہ اور منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسنے کترے ناخون اپنے مخالف
نہین دکھتی ہین آنکھہ اوسکی کبھی اور بعضی مخالف کی حضرت علی رضی کی بیت مین مذکور ہین **شعر** سنۃ
اخلصا کرہا لمستبہ والادب ... خوا ب سیار با و حسب ... یعنی کہ ناخونکے سنت و مستحب یون ہی
کہ داہنے ہاتھہ کی یون کترے اول چھنگلیا کا پہر بیچ کی انگلی کا پہر انگوٹھے کا پہر چھنگلیا کے پاس کے
انگلی کا پہر شہادت کے انگلی اور بائین کی یون کترے کہ داہنے ہی بیچ کی انگلی کا پہر چھنگلیا کا پہر شہادت کے
انگلی کا پہر چھنگلیا کی پاس کے انگلی کا اور منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخون کترنے لگے
شروع کرتے تھے داہنے ہاتھہ کی شہادت کی انگلی سے پہر ختم کرتے تھے چھنگلیا تک پہر بائین ہاتھہ
چھنگلیا سے شروع کرکر اس ہاتھہ کے انگوٹھے تک پہنچتے اور ختم کرتے داہنے انگوٹھے پر داہنے ہاتھہ کے اور
ذکر کیا امام غزالی نے نہین ثابت ہوئی ہی نقل بیچ ناخون کترنے پاؤن کی لیکن اولی ہی کترنا
انکا مانند خلال کرنے اونکا یعنی پاؤن کی انگلیونکا مین کہ جو اب مذہب مین ہی کہا حافظ
ابن حجر نے کہ ناخن لینا مستحب ہی جس طرح کہ احتیاج پڑی ... اوسکی اور نہین ثابت ہوا ہی ...
کیفیت اسکی کچھہ اور نہ بیچ تعین دن کی واسطے اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جو بیت ...
شعر حضرت علی رضی کی طرف جو نسبت کرتی ہین وہ باطل ہی یعنی وہ شعر اونکی صحت جو نہین پہنچی اور مستحب ہی ترشنا ناخون
اور مونڈنا زیر ناف کی بالونکا اور ستھرا کرنا اپنے بدن کا ساتھہ نہانے کی ہر ہفتہ مین ایکبار ... نکالنا
جمعہ کی اور جائز ہی ہر دس دن مین اور مکروہ ہی ترک کرنا اوسکا زیادہ چالیس دن سے ... جماعت مین ... کہ بعضا
یہہ ہی کترے ناخون اپنے اور پست کرے مونچھین اور بال زیر ناف کی اور ... انکو ساتھہ نہانے کی ہر ہفتہ
ایکبار پس یہہ تو افضل ہی اور پندرہ دن اگلے واسطے بیچ اور چالیس دن ...

اور نہیں منع ہی چالیس [illegible] وعید کا ہونا ہی تھی اور مونڈنا لبونکا بدعت ہے
اور بعضوں نے کہا سنت اور فتاوی عالمگیری میں لکھا ہی اور کترنا مغفیہ بالونکا زینت کی لئی کروہ
ہی تھی اور سنت یہہ ہی کہ داڑہی ایک مٹھی بہر ہو اور اگر عورت کاٹی بال سر کی کی تو گنہگار ہوتی
ہی اور لعنت کیجاتی ہی اور حرام ہی منڈانا داڑہی کا اور سر منڈانا ہر جمعہ کو مستحب ہی اور بعضوں نے
کہا جائز ہی اور باقی تفصیل انکی آگی ذکر ہوگی فروع میں **مسئلہ** ایک شخص نے سیکھا علم نماز کا
یا مانند اسکی کا تاکہ سکہاوی لوگونکو اور ایک شخص نے سیکھا تاکہ عمل کری ساتھ اون دونوں میں سی
پہلا شخص افضل ہی اس لئی کہ فیض اسکا متعدی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ مذاکرہ علم کا ایک ساعت
رات میں بہتر ہی شب بیداری سی **مسئلہ** [illegible] آدمی کو نکلنا واسطی طلب کرنی علم شرعی کی بغیر اذن
والدین کی اگر داڑہی نکلی ہو اوسکی **مسئلہ** اگر ایک شخص نماز [illegible] لوگون کو ضرر پہنچاتا ہی
ساتھ ہاتھ اور زبان اپنی کی پس ذکر کرنا اوسکا ساتھ عیب کی کہ اوس میں ہی نہیں ہی غیبت یہاں تک
کہ اگر خبر دی حاکم کو اوسکی کہ باز رکھی اوسکو نہیں گناہ اوسپر اور کہا علمانی کہ اگر جانتا ہی یہہ کہ باپ
اوسکا قادر ہی اوپر منع کرنی اوسکی کی تو آگاہ کردی اوسکو ساتھ عیب بیٹی اوسکی کی اگرچہ ساتھ
لکہہ بہیجنی کی ہو اور اگر باپ نہیں قادر ہے منع کرنی پر تو نہ آگاہ کری تاکہ نہ عداوت پڑی آپس میں اور اگر
ذکر کری برائیاں اپنی بہائی مسلمان کی بطریق فکر اور مشورہ کی تو نہیں ہوتی ہی غیبت غیبت یہہ ہی
کہ ذکر کری عیب کو بارادہ براکہنی کی اور اگر غیبت کری بستی والون کے تو نہیں ہوتی ہے
غیبت اس لئی کہ نہیں ارادہ کرتا ہی کل کی بلکہ بعض کے اور وہ مجہول ہیں پس مباح ہی غیبت مجہول
کی اور علی الاعلان گناہ کرنی والی کی اور بسبب مصاہرت کے اور بسبب بد اعتقادی کی اور بسبب
[illegible] واسطی شکوہ کرنی ظلم اوسکی کی آگی حاکم کی اور جیسی کہ ہوتی ہی غیبت زبان سی
[illegible] ساتھ فعل کی اور کنایہ کی اور [illegible] کی اور حرکت کی اور اشارہ

اور چشمک زنی کی اور اشارہ ملت کی ساتھہ ہاتھہ کی اور جو چیز کہ سمجھا جاوی اوس سی مقصد [illegible]
داخل ہی غیبت مین اور وہ حرام ہی اور اسی قبیل سی ہی جو کہ کہا عائشہ [illegible] نی آئی ہمپر
ایک عورت پس جبکہ پیٹھہ پہیری اوسنی اشارہ کیا مینی ساتھہ ہاتھہ اپنی کی [illegible] ہی تو کہا
پس فرمایا حضرت صلعم نی کہ غیبت کی تو نی اوسکی اور اسی قبیل سی ہی نقال [illegible] کہ ذکر چلنی کسی کی
کہ وہ چلتا ہی پس یہہ غیبت ہی بلکہ بدتر ہی بیان کی غیبت سی اور اگر کہی [illegible] لوگ گذری ہی آج جن
لوگونکو کہ دیکہا ہمنی آج اون مین ایک شخص ایسا تہا تو یہہ غیبت ہوتی ہی جبکہ سمجہی مخاطب شخص معین
اور جبکہ نہ سمجہی مخاطب شخص معین کو تو جائز ہی اور شرح شرعہ مین ہی کہ غیبت یہہ ہی کہ اپنی بہائی کا ذکر
کری غائبانہ اسطرح کہ اگر وہ سنی تو ناگوار ہو اوسکو روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہ غیبت کیا ہی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا
خوب جانتا ہی فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنی بہائی کو ساتھہ وسی چیز کی کہ مکروہ جانی وہ عرض کیا صحابہ نی کہ خبر
دیجئی اسکی کہ اگر ہو میری بہائی مین وہ چیز کہ کہون مین تعنی تو بہی غیبت ہی فرمایا اگر ہو اوسمین وہ
چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور اگر نہین ہی اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو تحقیق بہتان
کیا تو نی اوسپر انتہی اور اگر نہ پہنچی غیبت اوس شخص تک کہ جسکی غیبت کی ہی تو کفایت کرتا ہی
غیبت کرنی والی کو نادم ہونا اور اگر غیبت اوس تک پہنچ گئی تو شرط کیا گیا ہی بیان نا تمام اوس چیز کا
کہ غیبت کی ہی اوسکی **مسئلہ** تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ تعریف کری اوسکی
مونہہ پر یہہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اس سی اور دوسری یہہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ
لیکن جانتا ہی کہ خبر اسکی اوسکو پہونچی گی یہہ بہی نہی کی گئی ہی اور تیسری یہہ کہ تعریف کری اوسکی
غائبانہ اصالمین کہ نہ پروا ہو اوسکی پہنچنی نہ پہنچنی کی اور تعریف کری اوسکی ساتھہ وسی چیز کی کہ اوسمین ہے
پس اس تعریف کا مضائقہ نہین کذا فی العالمگیریہ **مسئلہ** صلہ رحم واجب ہی اگرچہ ہو ساتھہ سلام کے

اور دعا کرنی کی اور تحفہ بھیجنی کی اور مدد کرنی کی اور مل بیٹھنی کی اور ہم کلام ہونی کی اور لطف و
احسان کرنی کی اور ملاقات کری قرابتی کبھی کبھی تاکہ زیادہ ہو محبت یعنی ملاقات کری اونسی
ہر ہفتہ مین یا ہر مہینی مین اور نہ رد کری حاجت اونکی اس لئی کہ رد کرنا اونکی حاجت کا قطع رحم سی ہے
حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ملاپ کرتا ہی اوس سی یعنی عنایت و مہربانی رکھتا ہی وسپر کہ ملاپ
رکھتا ہی اپنی ناتی دار ونسی اور انقطاع کرتا ہی اوس سی کہ انقطاع کرتا ہی ناتی دارونسی اور روایت مین
آیا ہی کہ سلوک کرنا ناتی دارون سی زیادہ کرتا ہی عمر کو مسئلہ سلام کری مسلمان کو اگر اوسکو
کچہہ حاجت ہو طرف اوسکی والا مکروہ ہی جیسی کہ مکروہ ہی مسلمان کو مصافحہ کرنا ذمی سی اور بخاری
شرح مین کہ عینی کی ہی لکھا ہی بیچ شرح حدیث تقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف کی کہ یہہ
تعمیم مخصوص ہی ساتہہ مسلمانون کی پس نہ سلام کری ابتداء کافر پر بسبب قول آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی لا تبدؤا الیہود والنصاری بالسلام الخ اور اسی طرح خاص کیا گیا ہی اس سی فاسق ساتہہ
اور دلیل کی یعنی فاسق سی بھی پہلی نکری سلام مین اور جسکی فسق مین شک ہو اوس سی سلام علیک کری
یہان تک کہ ثابت ہو فسق اوسکا انتہی اور اگر سلام کری یہود یا نصرانی یا مجوسی مسلمان پر تو نہین
مضائقہ ہی اوسکی جواب دینی کا ولیکن جواب مین فقط وعلیک کہی اور اگر سلام کری ذمی پر از راہ
تعظیم کی تو کافر ہو جاتا ہی اس لئی کہ تعظیم کافر کی کفر ہی اور اگر کہی مجوسی کو یا استاد از راہ تعظیم کی
تو بھی کافر ہو جاتا ہی اور اگر کہی ذمی کو اطال اللہ بقاءک یعنی عمر تیری دراز کری اللہ پس
کہنی سی اگر یہہ اراد ہو اسکی دلیکن اگر عمر اسکی بڑہی ہوگی تو شاید یہہ مسلمان ہو جاوی یا ادا
کرتا رہی جزیہ حالت ذلت سی تو نہین مضائقہ ہی اسکا یہہ دونون مسئلی کتاب اشباہ مین ہین اور
نہین واجب ہی جواب دینا بھیک مانگنی والی کی سلام کا اس لئی کہ اوسکا سلام نہین ہوتا ہی واسطی تحیہ
یعنی دعا کی اور نہین واجب ہی جواب دینا اوسکی سلام کا کہ سلام کری وقت خطبہ کی اور جب ادا ہی

کسی کی گھر پر تو واجب ہی یہہ کہ اذن مانگی گھر مین آنی کی لئی پھر سلام کرنی کی پھر جب داخل ہو گھر مین
تو سلام کری پہلی پھر کلام کری اور اگر میدان مین ملی کسی سی تو سلام کری اول پھر کلام کری اور
کہی کوئی السلام علیک یا زید تو نہین ساقط ہوتا ہی جواب سلام کا ساتھہ جواب دینی غیر زید کی
اور اگر کہی یا فلان یا اشارہ کری طرف شخص معین کے تو ساقط ہو جاتا ہی جواب اگر اور کوئی جواب
دیوی اور شرط کیا گیا ہی بیچ جواب سلام کی اور چھینک کی سنانا اوسکا یعنی جواب سلام اور چھینک کا
اسطرح دی کہ سلام کرنیوالا اور چھینکنی والا سن لے پس اگر بہرا ہو تو دیکھا دی اوسکو حرکت دونون
ہونٹون لبون کی اور ساقط ہو جاتا ہی جواب باقیون سی ساتھہ جواب دینی لڑکی عاقل کی اور بعضون نے کہا
کہ نہین ساقط ہوتا اور ساقط ہو جاتا ہی جواب باقیون سی ساتھہ جواب دینی بڑھیا کی اور بیچ جواب دینی
عورت جوان اور لڑکی اور دیوانہ کی دو قول ہین یعنی بعضون نے کہا ساقط ہو جاتا ہی اور بعضون نی
کہا کہ نہین ساقط ہوتا اور ظاہر عبارت تاجیہ کیسی معلوم ہوتا ہی کہ ترجیح ساقط ہونیکو ہی اور سلام
کری ایک پر ساتھہ لفظ جماعت کی یعنی السلام علیکم کہی اور اسیطرح جواب دی وعلیکم السلام اس لیے
کہ مومن ملائکہ سی جدا نہین رہتا اور مستحب ہی کہ جواب سلام مین زیادہ کری پس اگر سلام کرنی والا
السلام علیکم کہی تو جواب دینی والا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہی اور اگر سلام کرنیوالا رحمۃ اللہ بھی کہی تو جواب
دینی والا کہی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور نہ زیادہ کری جواب دینی والا اوپر وبرکاتہ کی یعنی جواب
مین وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی اور کچھہ نہ کہی اور جواب دینا سلام کا اور چھینک کا علی الفور
ہی یعنی فی الفور جواب دینا واجب ہی تاخیر نہین جائز اور جس خط مین سلام علیک ہو تو واجب ہی
جواب لکھنا اوسکا مانند جواب دینی سلام کی اور کہی کہ میری طرف سی فلانی کو سلام کہدینا واجب ہی
اوسپر کہدینا سلام کا اور مکروہ ہی سلام کرنا فاسق پر اگر فسق علی الاعلان کرتا ہو اور اگر فسق علی الاعلان
نکرتا ہو تو نہین مکروہ اور مکروہ ہی سلام کرنا اوسپر کہ عاجز ہو جواب دینی سی حقیقۃً مانند کھانی والی کی

یا شرعا مانند نماز پڑہنی والی کی اور قرآن پڑہنی والی کی اور اگر سلام کری اونپر تو نہین مستحق ہوتا
جواب کا درمختار کی مصنف نی یہہ لکھکر لکھا ہی کہ باب ما یفسد الصلوۃ مین مین لکھہ چکا ہون کہ کچھہ اوپر
بیس جگہ سلام کرنا مکروہ ہی چنانچہ یہہ عاجز لکھنی والا اس رسالہ کا انکا ترجمہ کرکی بیان لکھتا ہی اور
طوالع الانوار کہ شرح اوسکی ہی اوسمین بہت اچھی طرح اونکو واضح کیا ہی اس شرح کا بھی ترجمہ کیا
جاتا ہی اور متن کی علامت یہہ ہی کہ اوسپر خط کھینچ دیا ہی اور شرح یون ہین لکھی ہی وہ یہہ ہین جو نماز
پڑہ رہا ہو خواہ فرض پڑہتا ہو خواہ نفل اگرچہ نماز جنازہ پڑہتا ہو یا سجدہ تلاوت کرتا ہو اور جو
ذکر اللہ کا کر رہا ہو کسی طرح کا ذکر کرتا ہو خواہ تسبیح خواہ تہلیل خواہ اور کچھہ پس یہہ شامل
ہی خطیب اور محدث اور پڑہنی والی قرآن وغیرہ کو کہ جو آگی مذکور ہین اور پھر انکو اس لئی ذکر
کیا کہ تا خوب واضح ہوجاوین اور پڑہنی والا قرآن کا دیکھہ کر پڑہتا ہو یا یاد اور حدیث بیان
کرنیوالا اور خطبہ پڑہنی والا کوئی خطبہ پڑہتا ہو اگرچہ خطبہ نکاح کا ہو اور مانند اسکی کی اور
جو کہ سن رہا ہو اونکو یعنی ذکر اور خطبہ اور قرآن کو اگرچہ کوئی نماز مین پڑہتا ہو پکار کر اور یہہ
سن رہا ہو اور تکرار کرنیوالا فقہ کا یعنی جو کہ مسائل فقہ کی یاد کرتا ہو اور مطالعہ کر رہا ہو
فقہ کا اور بیٹہنی والا قضا کی لئی یعنی جس جا مین کہ قاضی بیٹھا ہو لوگون کے قضئی فیصلہ کرنی
کو تو اوسوقت سلام علیک کرنی اوس سی مکروہ ہی اور وہ کہ بحث کر رہی ہون فقہ مین یعنی
آپسمین ذکر کر رہی ہون مسائل فقہ کی یا مطالعہ کر رہی ہون آپسمین یا پوچھہ رہی ہون عالم سی مسائل
چھوڑدی انکو یعنی نہ مشغول کر انکو ساتھہ سلام کی کتاب بر وغیرہ مین لکھا ہی کہ جب داخل ہووی تو
ایک قوم پر اور وہ قوم یا کوئی اونمین سی بیان کرتا ہو علم کو اور باقی سن رہی ہون تو مکروہ ہی
اونسی سلام علیک کرنی اور اگر کری سلام تو گنہگار ہوتا ہی اور لازم آتا ہی اونپر جواب دینا
انتہی اور صحیح یہہ ہی کہ جواب دینا لازم نہین آتا اور جو اذان دی رہا ہو یا تکبیر کہتا ہو اور مدرس

یعنی جو علم پڑھا رہا ہو اور عورتین جوان اجنبی اس سی معلوم ہوا کہ بڑھیون پر اور اون عورتون پر
کہ اجنبی نہین ہین مانند بیویون اور محارم کی سلام کرنا جائز ہی اور کھیلنی والی شطرنج کی اور جو کہ شائق
ہین اون کی اخلاق کی یعنی چوسر یا گنجفہ یا مانند انکی اور کھیل کھیلتی ہین اور چلپی مین نقل کیا ہی کہ نہین
مضائقہ ہی سلام علیک کرنی کا کھیلنی والی شطرنج کھیلنی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اس لئی کہ جب
جواب سلام کی باز رہیگا اوس سی پس جسقدر باز رہا غنیمت ہی اور جو کہ اپنی بیوی یا لونڈی
سی فائدہ اوٹھا رہا ہو یعنی صحبت کرتا ہو یا کرتا ہو وہ چیزین کہ باعث جماع ہین مانند مساس وغیرہ
کی اور کافر یعنی اوسپر بھی بلا ضرورت سلام نکری اس لئی کہ حرام ہی سلام کرنا اوسپر یہانتک کہ
اگر سلام کری اوسپر نادانستہ اور پہر معلوم ہو کہ یہہ کافر ہی تو کہی اوس سی کہ پہیر دی مجھکو سلام
میرا اور وہ کہ کہلا ہو ستر اوسکا اگرچہ بضرورت کہلا ہوا اور کتاب روضہ مین لکھا ہی کہ جب داخل ہو
حمام مین تو سلام نہ کری اوپر کہ جو اوسمین ہون ننگی ہون یا نہون نزدیک امام اعظم کی اور صاحبین
کی نزدیک اگر ستر اوسکا ڈہکا ہو تو کری اور نہین تو نہین اور جو کہ پاخانہ یا پیشاب کر رہا ہو اوسپر
بھی سلام نکری اور اگر کوئی کری سلام تو نہ جواب دی وہ پہلی فراغ کی اور بعد فراغ کی بھی لازم نہین
اوسکو جواب دینا اتفاقاً اور جو کہ کہانا کہا رہا ہو اوسپر بھی سلام نکری مگر جبکہ ہو تو بہوکا اور
ارادہ کری تو یہہ کہ بہیجی مجکو اوسکی کہانی مین سی اور جانتا ہو تو کہانیوالی کا حال کہ وہ منع نہین
کرتا ہی کسی کو کہانی سی تو کر سلام پس نہین مشروع ہی اوسپر سلام مگر ساتھ ان دو قیدون کی
کی گئی کی اور متفقہ اپنی اوستاد پر یعنی جب داخل ہو طالب علم اپنی شیخ پر اور شیخ پڑہنی پڑہانی
مین مشغول ہو تو اوسپر بھی سلام کرنا مکروہ ہی اور گانی والا یعنی اوسپر بھی سلام کرنا مکروہ ہی
اور اوڑانی والا کبوترونکا اور کبوتر اوڑانی والی پر اور گانی والی پر جو سلام کرنا مکروہ
ہی آیا وقت گانی اور اوڑانی کی ہی یا مطلق جواب یہہ کہ اگر یہہ دونون موصوف ہون ساتھ

گالی اور اوڑانی کی یہانتک کہ بگڑا ہوا اون دونون نی اسکو پیشہ اور اکرام کئی جاتی ہون
اس سبب سی تو اطلاق اولی ہی یعنی بہرحال اونسی سلام علیک نہ کری اور اگر یہہ فعل اونسی
اتفاقا سرزد ہوتی ہون تو تقیید اولی ہی یعنی وقت گالی اور اوڑانی کی مکروہ ہی واللہ اعلم
اور بعضون نی کہا ہی کہ انپر بہی سلام کرنا مکروہ ہی زندیق اور مسخرا بڈہا اور لغو کلام کرنیوالا
اور جہوٹ بولنی والا اور جو کہ دیکہہ رہا ہو عورتونکو بازارمین قصدا اور جو کہ اپنی کو برا کہتا ہو اور بعضون کی
نزدیک مکروہ ہی سلام کرنا اونپر جو بیٹہی ہون مسجد مین منتظر نماز کی اس لئی کہ منتظر نماز کا بیچ حکم پڑہنی والی نماز کی ہی
اور تصریح کی ہی کتاب ضیا مین ساتہہ واجب ہونی جواب کی بیچ بعض انکی کی اور عبارت کتاب ضیا کی یہہ
ہی کہ روضہ زندویسی مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی سلام پانچ جگہون مین اور بیچ بعض انکی کی جواب دینی
دی اور بعض مین نہ جواب دی وقت خطبہ کی دن جمعہ کی نہ جواب دی سلام کا اور گنہگار ہوتا
سلام کرنیوالا اس لئی کہ خطبہ مانند نماز کی ہی اور دوسری مکروہ ہی سلام اوس قوم پر کہ مشغول
ہین نماز مین اور اگر سلام کری اونپر تو گنہگار ہوتا ہی سلام کرنیوالا اور نہ جواب دی وہ اوسکی
سلام کا اس لئی کہ فاسد ہو جائیگی نماز اوسکی اور تیسری مکروہ ہی سلام وقت پڑہنی قرآن کی
یہانتک کہ اگر داخل ہو کوئی اوس قوم پر کہ پڑہ رہی ہون قرآن پکار کر یا ایک انمین پڑہتا ہو
اور اور سن رہی ہون تو مکروہ ہی سلام کرنا اونپر اور گنہگار رہتا ہی سلام کرنی والا لیکن
جواب دین وہ اوسکی سلام کا اس لئی کہ وہ قادر رہین اوپر حاصل کرنی فضیلتونکی اکٹہی یعنی اوپر
جواب دینی کی اور پڑہنی کی پاسنی کی اور چوتہی وقت مذاکرہ علم کی اور باقی سن رہی ہون مکروہ
ہی سلام اور گنہگار رہتا ہی سلام کرنیوالا لیکن اونپر لازم ہی جواب دینا اوسکی سلام کا اوسطی
قادر ہونی اونکی کی اوپر حاصل کرنی دونون امرون کی اور پانچوین وقت اذان کی اور
تکبیر کی سب نمازون مین یہانتک کہ جب موذن اذان دیتا ہو یا تکبیر کہتا ہو اور قوم مشغول

ہون جواب دینی اذان اور تکبیر مین پس آوی ایک شخص اور سلام کری تو مکروہ ہی اوسکو سلام کرنا
پس اگر وہ سلام کری تو گنہگار ہوگا لیکن وہ جواب دین سلام کا واسطی قادر ہونی اونکی کی اوپر
حاصل کرنی دونون امرون کی بغیر اسکی کہ سبب ہو یہہ قطع کرنی کسی چیز کا کہ واجب ہو
اسمین اعادہ انتہی اور ابو اللیث نی لکھا ہی کہ ان صورتون مین جواب نہ دین اور لکھا ہی کہ
اگر سلام کری اوسپر کہ ہو پاخانہ مین تو نہ جواب دی اور شرح شرعہ مین لکھا ہی کہ نہ جواب دی وہ کہ
مشغول ہو قرآن کی پڑھنی مین اور دعا مین اور جو کہ بیٹھی ہون مسجد مین واسطی تسبیح کی یا پڑھنی
قرآن کی یا منتظر نماز کی انتہی اور مکروہ ہی سلام کرنا لیکن کہنی والی پر اور واجب ہی اسکو جواب
دینا اور داخل ہی یہہ تحت ذکر کرنیوالی کی پس جب جانا تونی کہ بیچ واجب ہونی جواب کی اور نہ
واجب ہونی کی خلاف ہی بعضی مسائل دین پس مبتلا ہونی والی پر لازم ہی یہہ کہ تمیز کری پس
جواب دے وقت ہونی مصلحت کی دین مین اور نہ جواب دی وقت ہونی مضرت کی اور اسی لیے
مجمل بیان کیا اسکو شارح نی اس لیے کہ یہہ مقام محتاج ہی طرف تقریر دراز کی اور جن پر کہ نہ
کیا گیا ہی سلام کرنا بسبب فسق اونکی کی اگر وہ سلام کرین تو واجب ہی جواب دینا اون کی سلام کا
اور جب منع کیا گیا سلام کرنی سی غیر محرم عورتون پر بسبب خوف فتنہ کی تو جواب دینا اونکی
سلام کا اشد منع ہوگا اور تصریح کی ہی کتاب ضیا مین ساتھہ نہ جواب معلی جواب سلام کی
بیچ کہنی سلام علیکم کی ساتھہ جزم میم کی لفظ سلام مین اس لئی کہ یہہ لحن ہی [illegible] کہین کہ الف
لام نہین داخل ہوتا ہی تو تنوین دی جاتی ہی یعنی دو پیشین دیتی ہین اور اگر الف لام داخل
ہوتا ہی تو پیش پڑھتی ہین اور سکون درج کلام مین لحن ہی مانند وقف کی حرکت پر یہہ کہا
رحمت نی اور کہا چاہیے کہ پس بنا پر اسکی یعنی مخالف ہونی سنت کی اگر میم دین تو
بغیر الف لام داخل ہونی کی تو ہوگا مانند جزم میم کی واسطی مخالف ہونی سنت کی اور

اور کہا سید احمد نی کہ مانند اسی کی ہی جبکہ الف لام بہی داخل ہوا ور تنوین بہی ہو یا فقط
السلام ہی کہی یا خطاب کری ساتھہ افراد کی یعنی السلام علیک کہی تو ان صورتون مین بہی
جواب دینا نہین واجب ہوتا ہی انتہی اور حاصل اسچیز کا کہ کتاب ضیا مین مضمرات سی نقل کیا ہی یہہ ہی
کہ لفظ السلام علیکم ساتھہ لام کی ہی یا سلام ساتھہ تنوین یعنی دو پیشون کی اور بدون ان دونون
لفظون کی جیسا کہ کہتی ہین جاہل نہین ہوتا ہی سلام اور ساتھہ لام کی افضل اور بدون لام
کی ساتھہ جزم میم کی کچہہ نہین اور جواب اسکا نہین واجب ہوتا ہی انتہی تمام ہوا بیان اسکا کہ
بتون پر سلام کرنا مکروہ ہی اور اگر داخل ہو گھر مین اور نہ دیکہی کسی کو تو کہی السلام علینا و علی
عباد الله الصالحین **مسئلہ** مکروہ ہی دینا اوسکو کہ سوال کری مسجد مین مگر جبکہ نہ پہلانگتا جاوے
گردنین لوگون کی تو نہین مکروہ بسبب روایت منقی ہہ کی **مسئلہ** سب نامون مین محبوب نام
نزدیک الله کی عبد الله اور عبد الرحمن ہین اور جائز ہی نام رکہنا ساتھہ علی اور رشید اور
سوا انکی ساتھہ اور نامون الله تعالی کی کہ مشترک ہین اور ارادہ کیا جاتا ہی بیچ حق ہماری
غیر اوسچیز کا کہ ارادہ کیا جاتا ہی بیچ حق الله تعالی کی لیکن نام رکہنا ساتھہ غیر انکی کی ہماری زمانہ
مین اولی ہی اسلیئے کہ عوام تصغیر کرتی ہین اونکو وقت پکارنی کی اور جسکا نام محمد ہو اگر اوسکی
کنیت ابو القاسم مقرر کیجاوی تو کچہہ مضایقہ نہین اسلیئے کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کا
قول ہوا یا سمی لا تکنوا بکنیتی منسوخ ہی اسلیئی کہ حضرت علی نی آنحضرت صلی الله علیہ وسلم
سی پوچہہ کر کنیت مقرر کی اپنی بیٹی محمد بن الحنفیہ کی ابو القاسم اور مکروہ ہی یہہ کہ پکاری
آدمی اپنی باپ کو اور عورت اپنی خاوند کو ساتھہ نام اوسکی کی **مسئلہ** مکروہ ہی کلام
کرنا مسجد مین اور پایخانہ مین اور وقت جماع کری [illegible] اور وقت پڑہنی قرآن کی اور وقت
وعظ کی پس کیا گمان ہی تیرا ساتھہ کلام کی وقت گانی کی کہ لوگ اوسکو وجد کہتی ہین **مسئلہ**

عوض بندہ اونکو فضیلت ہی ساری باتون پر اور ہوگی وہ زبان اہل جنت کی ہی جو کوئی سیکھی اور سکھاوی اوسکو
بیچ میں ثواب ہوتا جاتا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ دوست رکھو عرب کو تین سبب سی ایک تو اس لیے
کہ مین عربی ہی اور دوسری اس لیے کہ قرآن عربی ہی اور تیسری اس لیے کہ زبان اہل جنت کی عربی ہی
مسئلہ مٹی یعنی قبرون پر نہین مکروہ بحث ایات مختار کی اور بعضون نے کہا مکروہ ہی مسئلہ
مکروہ ہی آرزو کرنی موت کی سبب غضب کی یا تنگی معاش کی اور نہین مکروہ ہی واسطی خوف برائی
کے فتنہ مین گرفتار ہونیکی مکروہ ہی آرزو کرنی موت کی بسبب خوف دنیا کی نہ دین کی مسئلہ نہین مضائقہ
ہی مختون کا پہننا لڑکی کی کو اور بالغ کو یہہ مصنف تنویر الابصار نے کہ درمختار شرح اوسکی ہی لکھا
اور اسی طرح اور متنوں مین ہی اور ردالمحتار کی مصنف نے اقوال علما کی نقل کر کر لکھا ہی کہ معتمد مذہب
مین حسب [illegible] یعنی ہوتی اور مانند اوسکی کی مردون پر اس لیے کہ یہہ زیور عورتون کی سی ہین مسئلہ
مکروہ ہی واسطی ولی یعنی باپ وغیرہ کی پہنانا پائل [illegible] اور گردن [illegible] لڑکون کو مسئلہ نہین مضائقہ
ہی لڑکی کی کان چھیدنی کا اور ناک چھیدنی کا حکم کہین دیکھنی مین نہین آیا مسئلہ ایک لونڈی
زید کی ہی اور بکر کہتا ہی کہ مجھکو وکیل کیا ہی زید نی ساتھ بیچنی اوسکی کی تو حلال ہی عمر کو خریدنا اوسکا
اور صحبت کرنی اوس سی واسطی قبول کرنی قول بکر کی اگر گمان غالب ہو بکر کی سچی ہونی کا اور
اگر گمان ہو غالب بکر کی جھوٹی ہونی کا تو نہ قبول کری قول اوسکا اور نہ خریدی اوس سی اور اگر نہ
خبر دی بکر عمرو کو کہ یہہ چیز کسی اور کی ہی تو نہین مضائقہ اوسکی خریدنی کا اوس سی مسئلہ حلال ہی
صحبت کرنی اوس عورت سی کہ بیاہ کر لائی گئی نزدیک خاوند کی اور کہا ایک عورت نے کہ یہہ بیوی
تیری ہی مسئلہ حلال ہی نکاح اوس عورت سی کہ کہا طلاق دی مجھکو خاوند میری نی اور ہو چکی
عدت میری یا کہا کہ تھی مین لونڈی فلانی کی آزاد کر دیا مجھکو پس ان سب صورتون مین نکاح حلال
ہی اگر واقع ہو مرد کی دل مین سچ کہنا ان کا کہتا ہون مین حاصل یہہ کہ مرد کو جب [illegible]

عورت ساتھہ ایک امر محتمل کی پس اگر ثقہ ہو وہ عورت یا پڑی مرد کی دلمین سچ کہنا اس عورت کا تو نہین مضائقہ ہی نکاح کرنی کا اوس سی اور اگر خبر دی ساتھہ ایک امر مستبعد کی تو نہین جائز ہی کہ نہ استفسار کری **فروع مسئلہ** خوش الحانی سی پڑہنا قرآن کا اور کہنا اذان کا خوب ہی بشرطیکہ نہ زیادہ ہون حروف اور اگر زیادہ ہون حروف تو مکروہ ہی اوسکی پڑہنی والی کی لئی اور سننی والی کی لئی اور اسطرحکی پڑہنی والی کی لئی اگر کہی احسنت تو یہہ اگر اوسکی سکوت کی لئی کہا تو اچہا ہی اور اگر اوسکی قرات کی لئی کہا تو خوف کفر کا ہی **مسئلہ** مناظرہ علم مین واسطی نصرت حق کی عبادت ہی اور تین باتونسی ایک بات کی لئی بہی کری تو حرام ہی واسطی غالب ہونی کی مسلمان پر اور واسطی اظہار علم اپنی کی اور واسطی حاصل ہونی دنیا یا مال یا قبولیت کی یعنی تو گویا مقبول وعزیز ہو **مسئلہ** درس کہنا منبر پر واسطی وعظ اور نصیحت قبول کرنی لوگون کے سنت انبیا اور رسولون کی ہی اور واسطی حاصل ہونی ریاست کی و مقبول ہونی کی عوام کی نزدیک گمراہیون یہود و نصاری کی سی ہی **مسئلہ** پڑہنا قرآن کا ساتھہ قراۃ معروفہ اور شاذہ کی دفعۃ واحدۃ مکروہ ہی **مسئلہ** مستحب ہی واسطی مرد کی خضاب کرنا سر کی بالون اور ڈاڑہی کا اگرچہ غیر لڑائی مین ہو بموجب صحیح تر روایت کی اور مکروہ ہی سیاہ خضاب یہہ درمختار مین لکھا ہی اور خزانۃ الروایات مین یہہ مسئلہ خوب مفصل ہی کہ نہ خضاب کری ساتھہ سیاہی کی اس لئی کہ اسمین عذاب عظیم آئی ہی اور خضاب کری ساتھہ سرخی یا زردی کی اور مضمرات مین ینابیع سی لکھا ہی کہ منقول ہی امام ابو حنیفہ سی کہ اگر خضاب کری سر کو یا ڈاڑہی کو ساتھہ مہندی کی یا وسمی کی تو اچہا ہی اور مکروہ ہی تغیر کرنا ساتھہ سیاہی کی اور تاتارخانیہ مین لکھا ہی کہ اتفاق ہی مشائخ رحمہم اللہ کا اسپر کہ خضاب کرنا ساتھہ سرخیکی مردون کی حقمین سنت ہی اور مسلمین کے علامتونسی اور خضاب ساتھہ سیاہی کی اگر غازی کری واسطی ہیبت ہونی کی کفار پر تو اچہا ہی اور اگر کری اس لئی کہ مزین کری اپنی تئین

عورت کا اور نکاح ... اس لئی کہ خبر دی ہی اوسنی ایک امر مستبعد کی ۱۲ فرہ

عورتوں کی لئی اور عورتیں محبت کرین تو مکروہ ہی اور اسی پر اکثر مشائخ ہین تمام ہوا مضمون خزانۃ الروایات
کا اور فلیغیرن خلق اللہ خضاب ساتھہ سیاہی کی ہی یہہ تفسیر کبیر مین لکہا ہی مسئلہ جو کتابین کہ قابل
انتفاع کی نہون یا جاوی اونمین سی نام اللہ تعالی کا اور اوسکی فرشتون اور رسولون کا اور
جلادین باقی اور نہین ہی مضائقہ اسکا کہ ڈالدی جاوین پانی جاری مین جو بکی تون یا دفن کردی
جاوین اور یہہ بہت خوب ہی کذا فی الدر اور اوسکی حاشیہ مین غرائب سی نقل کیا ہی کہ مصحف جبکہ ا
ہو جاوی کہ نہ پڑہ سکی اوسمین اور خوف ہو اوس کی ضائع ہونی کا تو لپیٹا جاوی ایک پاک کپڑین
اور دفن کیا جاوی اور دفن کرنا اوسکا اولی ہی رکہنی اوسکی سی ایسی جا کہ خوف ہو پڑنی نجاست کا
یا ملنی ہی کا اوسپر اور اوسکی دفن کرنی کی لئی بطور بغلی قبر کی کہودی اس لئی کہ اگر ویسا گڑہا کہود کر
دفن کریگا تو احتیاج ہوگی مٹی ڈالنی کی اوسپر اور اسمین ایکطرح کی حقارت ہی مگر جبکہ اوسکی اوپر
بطور چہت کی کردی کہ مٹی اوسکی اوپر نہ پہنچی تو بہی اچہا ہی انتہی اور مصحف مجید کہ لائق پڑہنی کی
نہ ہی نہین جائز ہی یہہ کہ جلد بنادی اوسکی قرآن کی لئی کذا فی القنیۃ مسئلہ نہین جائز ہی حقکو
یہہ کہ لیوی غیر جنس حق اپنی کا اور امام شافعی کی نزدیک اوسکا بہی لینا جائز ہی اور اسمین بہت
وسعت ہی مسئلہ ایک معلم نی لیا مول کونسی بورئی کا اور خرید کیا اوسمین سی بوریہ کچہہ بیبیون
وغیرہ کا اور باقی آپ رکہہ لیا تو یہہ جائز ہی اوسکو اس لئی کہ وہ ملک مین کر دیا ہی اسکی لڑکیون نے
باپون نی مسئلہ پائی ایک شخص نے ایسی چیز کہ کچہہ قیمت نہین رکہتی ہی تو نہین مضائقہ فائدہ لینی کا
اوس سی اور اگر وہ چیز قیمتی ہو اور پانیوالا غنی ہو تو تصدق کردی اوسکو مسئلہ نہین
مضائقہ ہی جماع کرنی کا اوس گہر مین کہ اوسمین مصحف مجید ہی مسئلہ نہ سوار ہو عورت مسلمان
زین پر اس لئی کہ حدیث وارد ہوئی ہی اسکی منع مین اور منع اوس صورت مین ہی کہ بطور
لہو کی سوار ہو اور اگر سوار ہو واسطی حاجت جہاد کی یا حج کی یا مقصد دینی یا دنیوی کی کہ

اسی بات سوار ہونی کی پڑتی ہی تو نہیں مضائقہ اوسکا مسئلہ ذکر اللہ کرنا طلوع فجر سی
طلوع ہونی آفتاب تک اولی ہی پڑہنی قرآن کی سی اور مستحب ہی پڑہنا قرآن کا وقت طلوع
غروب آفتاب کی اور نہیں مضائقہ ہی واسطی اوس کی جو پکار نماز کی ساتھہ پڑہنی آیۃ الکرسی اور آیتون
سورہ بقرہ کی سو چپکی پڑہنا افضل ہی پڑہنا فاتحہ کا بعد نماز کی پکار کر واسطی مہمات کی بدعت
ہی کہا اوستاد ہماری نی لیکن یہہ بدعت حسنہ ہی واسطی عادت کی اور آثار کی کذا فی الدر اور عالمگیری
مین لکہا ہی کہ افضل بیچ پڑہنی قرآن کی خارج صلوۃ کے جہر ہی اور پڑہنا فاتحہ کا بعد نماز فرض کی جمع ہوکر
واسطی مہمات کی چپکی یا پکار کر مکروہ ہی اور اختیار کیا قاضی بدیع الدین نی کہ یہہ نہیں مکروہ
اور اختیار کیا قاضی امام جلال الدین نی کہ اگر ایسی نماز ہو کہ بعد اوسکی سنت ہو تو مکروہ ہی و الا
نہین اور پڑہنا سورہ کافرون کا آخر تک جمع ہو کر مکروہ ہی اس لیئی کہ یہہ بدعت ہی نہین نقل کیا گیا
صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم سی مسئلہ رشوت نہین ملک مین آتی ہی ساتھہ قبض کرنی کی اور نہین
مضائقہ ہی رشوت دینی کا جبکہ خوف کرتی اپنی دین پر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتی تہی شاعر کو
اور اوسکو کہ ڈرتی تہی زبان اوسکی سی مسئلہ اہل محلہ کو مال جمع کرکے دینا امام کی تئین اچھا ہی
مسئلہ سخت حرام سی ہی وہ چیز کہ لیجاتی ہی ہر مباح پر مانند نمک اور گہانس اور پانی اور
کانون کی یعنی جنگل مین یہہ چیزین مباح الاصل ہین جو جاہی سو لی ان چیزون پر کچھہ لینا نہ
چاہیئی اور اسی طرح سخت حرام ہی وہ چیز کہ لیتا ہی غازی واسطی جہاد کی اور شاعر بسبب شعر کی اور مسخرہ
اور نقال اور تمام باجی والی اور گانا اور جوا کہیلنی والا اور کودنی والا اور مانند انکی سی
مسئلہ کہا ایک شخص کو کسی نی ای خبیث یا مانند اسکی کی پس جائز ہی اوسکو رد بیچ ہر گالی کی کہ نہ دا
کری چند کو مگر ترک کرنا اوسکا افضل ہی مسئلہ جبکی لڑکی ہون اور مال ہو تہوڑا تو نہ وصیت کری
صدقہ نفل کی مسئلہ نماز اور صدقہ وغیرہ کہ ریا سی ادا کری نہین ثواب ملتا مسئلہ کا تنا مرد کا

اور پہنیات کاتنی عورت کے مکروہ ہی اور مکروہ ہے مرد کی لئی پہننا عورت کا اور عورت کی لئی جہونا مرد کا
مسئلہ جائز ہی مرد کو مارنا اپنی بیوی کی تئین اوپر ترک کرنی نماز کی کذا فی الدر اور ملتقی مین
لکہا ہی کہ جائز ہی خاوند کو یہہ کہ تعزیر دی اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنی زینت کی اور بسبب
اسکی کہ یہہ صحبت کرنیکو بلاوی اور وہ انکار کری یعنی بلا عذر اور بسبب ترک کرنی نماز کی اور
بسبب ترک کرنی غسل جنابت کی مسئلہ نہین واجب ہی خاوند پر طلاق دینا بیوی بدکار کا
مسئلہ نہین جائز ہی وضو کرنا اون حوضونسی کہ طیار کئی گئی ہون پینی کی لئی اور منع کیا جاوے
وضو کرنی سی اونسی اور اوسمین اور اوٹہا لیجانا اوس پانی کا اپنی اہل کی لئی جائز ہی اگر اون
دیا گیا ہو لیجانی کا ورنہ نہین جائز مسئلہ جہوٹ بولنا مباح ہی واسطی نکالنی حق اپنی کی اور
واسطی دفع کرنی ظلم کی نفس اپنی سی اور مراد یہہ ہی کہ تعریض یعنی کنایہ کرنا جہوٹ کا جائز ہی نہ کہ
صریح جہوٹ حرام ہی یہہ کتاب مجتبی مین ہی اور وہبانیہ مین ہی کہ جائز ہی جہوٹ بولنا صلح
کروانی کی لئی دو شخصون مین یا دفع ظلم کی لئی اور اپنی بیوی کی راضی کرنی کی لئی اور لڑائی مین تاکہ
فتح یاب ہو کفار پر مسئلہ مکروہ ہی حمام مین دبوانا خادم سی مسئلہ کہڑی ہو جانا کسی کی تعظیم
کی لئی جائز ہی اور غیر اہل علم کی لئی بہی کہڑی ہونی کو بعضون نی ثابت رکہا ہی مسئلہ فسق کی
عادت ڈالنی لگنی والی کی مسجد جامع مین سی اور فسق ہی تعلیم کرنا لڑکو نکالا اوسمین مسئلہ
نہ نکالا جاوی مردہ قبر مین سی بعد ڈالنی مٹی کی اوسپر اگرچہ کم ہو مدت مگر یہہ کہ ہو زمین غصب
یا لی گئی بسبب شفعہ کی مشتری سی بعد دفن کرنی کی اور نہین مضائقہ ہی لیجانی مردی کا پہلی
دفن کرنی کی بقدر کوس یا دو کوس کی اس لئی کہ مسافت مقبرون کی کبہی پہنچتی ہی اس مقدار کو
کذا فی البرہان شرح مواہب الرحمن اور درمختار کی کتاب الوصیۃ مین لکہا ہی کہ اگر کوئی
وصیت کری کہ مجہپر فلانا شخص نماز پڑہی یا میرا جنازہ لیجایا جاوی بعد مرنی کی اور شہر مین یا کفن

دیا جاوی ایسی کپڑی کا یا ایسی جاوی قبر یا کہ اوکیا جاوی قبر پر شامیانہ یا وصیت کری اس
شخص کی لیٔ کہ پڑہی نزدیک قبر اسکی کی ساتہہ شیٔ معین کے یعنی جیسی یہان کی امراکی قبرون پر حافظ بٹہلانے
نوکر رکہی جاتی ہین پس یہہ وصیت باطل ہی **مسئلہ** جائز ہی قرعہ کرنا اپنی بیوی کا لیکن پیٹ بہر
سی زیادہ نہ کہلاوی **مسئلہ** منع کیجاوی عورت اس سی کہ مانگی کسی سی تعویذ حب کا واسطی
خاوند اپنی کی کذا فی الدر اور عالمگیری مین لکہا ہی کہ اگر ارادہ کری ایک عورت یہہ کہ کری تعویذ
تاکہ دوست رکہی اوسکو خاوند اور تہا وہ بغض رکہتا اوس سی تو یہہ تعویذ کرنا حرام ہی حلال نہین
مسئلہ مکروہ ہی عورت کو سعی کرنی واسطی اسقاط حمل اپنی کی اور جائز ہی اسقاط سبب عذر کی
جب تک کہ جان نہ پڑی بچہ مین اور اگر حمل گرادی عورت اسطرح کہ بچہ مردہ نکلی تو اوسکی عوض
مین ہاتکی عاقلہ کو غرہ یعنی پانسو درہم دینی آتی ہین اوس بچہ کی باپ کی تئین **مسئلہ** عاشورے کی
دن سرمہ لگانا جائز ہی کذا فی الہدایۃ اور نہین مضائقہ اسکا کہ پکاوی ڈلیہ وغیرہ عاشورے کی
دن تاکہ فراخی ہو عیال پر اور بہت سی مسکین کہاوین اور ثواب دیا جاتا ہی اسپر **مسئلہ**
مارنا غیر کی غلام کا جائز ہی اوسکی حکم سی اور نہین جائز مارنا آزاد کا اگرچہ باپ حکم کری **مسئلہ**
زیادہ ثواب ہی پڑہنی قرآن کی سی سننا قرآنکا کذا فی الدر اور طوالع الانوار کہ شرح اوسکی ہی
اوسمین لکہا ہی بیچ باب مفسدات نماز کی کہ پڑہنی والا قرآن کا اور سننی والا برابر ہی ثواب مین
جیسی کہ آیا ہی احادیث مین انتہی **مسئلہ** لکہا ہی علمانی کہ ثواب لڑکی کی عبادت کا لڑکی کو ہوتا ہے
کذا فی الدر اور اوسکی حاشیہ مین کتاب واقعات سی نقل کیا ہی کہ جب کری لڑکا حسنات پہلے بالغ
ہونی کی مانند نماز نفل وغیرہ کی تو ہوتا ہی ثواب لڑکی کو نہ اوسکی ماں باپ کو پس اگر تعلیم کیا لڑکے کو
ماباپ نی تو ہوتا ہی ثواب اوسکو تعلیم کا اور اشباہ مین ہی کہ صحیح ہوتی ہی عبادت لڑکی کی اور بیچ
اختلاف کیا ہی علمانی اوسکی ثواب مین معتمد یہہ ہی کہ ثواب لڑکیکو ہوتا ہی اور معلم کو ثواب تعلیم کا ہوتا ہے

اور اسی طرح تمام حسنات اوسکی بین مسئلہ مکروہ رکہا ہی علمانی کہنا واللہ اعلم اور [illegible] اسکی
واسطی آگاہ کرنی ختم درس کی مسئلہ بعضا کلام ایسا ہی کہ ثواب پایا جاتا ہی اوسپر جیسی
تسبیح اور مانند اسکی کی اور کبہی گنہگار ہوتا ہی سبب تسبیح کی جبکہ کری اوسکو مجلس فسق مین جانا کہ
وہ کرتا ہو فسق اور اگر قصد کری ساتہہ تسبیح کی مجلس فسق مین عبرت پکڑنا اور انکار ہو تو اچہا ہی اور یہ
مکروہ ہی یکرنا تسبیح کا واسطی تاجر کی وقت کہولنی اسباب اپنی کی اور مکروہ ہی پڑہنا قرآن کا نزدیک قبر کی
اور جائز رکہا ہی اسکو امام محمد نی اور فتوی اسپر ہی اور بعضا کلام ایسا ہی کہ نہ اوسمین ثواب ہی اور
نہ گناہ جیسی اوٹہنا اور بیٹہنا یعنی کلام مباح اور بعضا کلام ایسا ہی کہ گنہگار ہوتا ہی سبب اوسکی مانند غیبت
اور جہوٹہ اور چغل خوری اور گالی گلوچ کی مسئلہ نہیں مضائقہ ہی لگانی دیوار گیریون بند ہنی کا
اور لٹکانا پردونکا دفع سردی کی لئی اور اسیطرح نہیں مضائقہ ہی لگانی دیوار گیریون سرکی اور
بہوس کا واسطی دفع گرمی کی اور زینت کی لئی یہہ سب مکروہ ہی اور لٹکانا پردی کا دروازی کی
بلاضرورت مکروہ ہی حاصل یہہ کہ جو چیز بطریق تکبر کی ہو مکروہ ہی اور اگر حاجت اور ضرورت
کی لئی ہو تو نہیں مکروہ ہو المختار اور جائز ہی آدمی کو یہہ کہ بچہاوی اپنی گہر مین جو کچہہ چاہی تمام
کپڑونسی خواہ صوف کی ہون خواہ سوتی کی یا کتان کی رنگی ہوئی ہون یا بغیر رنگی ہوئی مسئلہ نہیں مضائقہ ہی اسکا
کہ ہو ساتہہ آدمی کی خادم اوسکا ولیکن لائق یہہ ہی کہ نہ تکلیف دی اوسکو خدمت کی مگر بقدر
طاقت اوسکی کی اور نہیں مضائقہ اسکا کہ چلی آدمی سوار جہان چاہی اور غلام اسکا پیادہ پا ہو ساتہہ
اوسکی بشرطیکہ طاقت رکہتا ہو پیادہ پا چلنی کی اور اگر طاقت اسکی نہ رکہتا ہو تو مکروہ ہی اور
ابن عمر رض سی منقول ہی کہ وہ مکروہ رکہتی تہی سوار ہونی کو اسحال مین کہ اوسکی ساتہہ پیادہ پا لوگ
چلتی ہون جبکہ ارادہ کری ساتہہ اوسکی ریا اور تکبر کا اور مستحب ہی یہہ کہ چہوڑ دی غلامون کو
یا لونڈیون کو بعد نماز عشا کی تا کہ سو رہین یا آرام پکڑین اور واجب ہی مالک پر یہہ کہ نہ باز رکہی

اونکو نماز سے اوقات نماز مین بسبب لینی کاروبار کے اس لیے کہ یہ حق ادا و صلوة کی باقی ہین وہ اصل حرمة
پر اور لازم ہی مالک کو یہہ کہ چہوڑ دی اپنی مملوک کو یہان تک کہ سیکہی قرآن اسقدر کہ صحیح ہو ساتہہ اوسکی
نماز اور اسی طرح بیوی کو **مسئلہ** تین ڈالنا سرمین کنگہی بہی مستحب ہی اور سرمہ بہی لگانا رات کو مستحب ہی
یعنی تین سلائیان داہنی آنکہہ مین لگاوی پہر تین بار بائین مین اور آئینہ دیکہنا اور کنگہی کرنی سر اور ڈاڑہی
مین ایک دن بیچ مستحب ہی اور مستحب ہی کہ ہر کام خوب کو داہنی ہاتہہ سی کری مانند کہانا پینے کے
اور دینی لینی کہانی پینی کی چیز کی و غیر ذالک و اصلاح کرنے و غیرہ پہننی مین شروع داہنی آستین سی
کری اور اگر متبرک جگہون مین جاوی مانند مساجد و مقابر و غیرہا کی تو داہنا پاؤن پہلی رکہی اور
چہینکنا ناک کا اور نجاستونکا اور استنجا اور پاک کرنا ناک کا اور دہونا نجاستونکا اور اوتارنا کپڑونکا
اور جوتی کا اور نکلنا مکانون متبرکہ سی اور مانند انکی کی بائین ہاتہہ اور بائین پاؤن سی کری مگر جبکہ
معذور ہو **مسئلہ** جبکہ کسی کی گہر مین جاوی تو اول طلب اذن کی کری کہ کہی السلام علیکم آؤن مین پہر
جب صاحب خانہ اذن دی تو جاوی اور جہان کہ بٹہاوی بیٹہہ جاوی اور اگر اذن نہ دی تو پہر آوی اور
تکرار اس اذن چاہنی کی تین بار تک واجب ہی مگر جبکہ گمان نہ سننی کا ہو تو زیادہ بہی جائز ہی و اس حکم اون
چاہنی مین جیسی اور اقربا اور محارم سوائی بیوی و لونڈی کی برابر ہین اور اگر بیوی و لونڈی کی داخل ہو
تو اولی یہہ ہی کہ آواز پاؤن کی کری یا کہنکہار کری تا اوسکی آنی سی خبردار ہون اور سفر سی آوی تو
گہر مین یکایک چلا آوی رات کو اور جب اپنی گہر مین آوی تو پہلی سلام علیک کری گہر والونسی
پہر اور کلام کری اور گہر مین کوئی نہو تو کہی السلام علینا من ربنا اور جب دروازہ کہولی تو بسم اللہ
کہی کہ شیاطین دفع ہوتی ہین اور دو فرشتی کہ خدا تعالی کی طرفسی اوسکی بہیجی اوسکی مال اور ایمان پر متعین ہین
اوسکی ساتہہ گہر مین آتی ہین اور گہر کی سب چیزون کو اچہا کرکر دکہاتی ہین اوسکو اور اوسکو خوش کرتی
ہین اور اگر بغیر بسم اللہ اور سلام کی آتا ہی تو بجائی فرشتونکی شیاطین اوسکی ساتہہ داخل ہوتی ہین اور

سب ہو رہیں قباحت لاتی ہین اور اوسمین اور اوسکی گہروالون مین دشمنی ڈلواتی ہین اور اوسکی عیش کہو
کرتی ہین **مسئلہ** روا ہی مارنا موذی جانورونکا جیسی ایذا دیتی ہی مانند سانپ اور بچہو اور کتی کہنی اور کالی
کُتی اور جون اور مچہر اور پسو اور کہٹمل اور چوہہ اور شیر اور کوی اور مانند انکی کی اور مارنا گرگٹ کا بہی ثواب ہی
بلکہ ثواب اور پانی دینا تمام حیوانونکو سوای موذی جانورون کی ثواب عظیم رکہتا ہی اور پالنا کُتی کا اور رکہنا
اوسکا گہر مین سوای کہیتی شکاری اور زراعت اور مواشی کی اور تکلیف دینی چارپایونکو زیادہ طاقت سی اور
دانہ گہانس نہ دینا روا نہین کہ موجب گناہ ہی **مسئلہ** علاج کرنا بیماریون مین اسطی اصلاح بدن کے ساتہہ
پہنون اور فصد اور داغنی اور پینی ادویہ کی اور کاٹنی رگون اور بواسیر اور مانند انکی کی جائز ہی لیکن دوا
کرنی ساتہہ حرام چیزون کی مانند شراب اور زہر قاتل اور نجاسات اور مردار اور دودہ گدہی کی جائز نہین
مسئلہ صلی اللہ علیہ سوای انبیا کی اوسکی نام پر نہ کہی اور صحابہ کی نام پر رضی اللہ کہی اور اولیا اور
علما کی نام پر رحمۃ اللہ علیہ اور قدس اللہ سرہ اور مانند انکی کی کہی **مسئلہ** آرزو کرنی موت کی منع ہی
اس لئی کہ اگر نیک ہی تو توقع زیادہ نیکی کرنی کی ہی اور اگر بد ہی تو امید توبہ کی اور تدارک سابق کی
ہی اور بعد موت کی کچہہ نہین کر سکتا مگر یہہ خوف دین کا یا خوف فتنہ اور فساد کا دین مین یا اشتیاق
لقاء الہی کا غالب آوی تو مضایقہ نہین آرزو کرنی موت کی پس بعض عوام جو سبب پہنچنی رنج و بلا اور
محتاجی کی کچہہ کچہہ کہتی ہین اور موت مانگتی ہین بہت برا ہی **مسئلہ** تمام روز اور تاریخین خدا کی طرف سی جانی چاہئین
اور ساتہہ کسی چیز کی کہ عوام مین مشہور ہی معتقد ہونا نچاہئی اور سعادت و نحوست ایام اور تواریخ کی جو مشہور
ہی کچہہ حدیث و اثر سی ثابت نہین لیکن ہان البتہ پچہنون کی حق مین آیا ہی کہ انکی لئی تاریخ سترہوین اور انیسوین
اور اکیسوین بہتر ہی اور یہہ دن بُری ہین پچہنون کی لئی جمعہ اور ہفتہ اور اتوار اور منگل اور بدہ لیکن دوشنبہ مین
پچہنی لگانی پیر اور جمعرات کو اور منگل سترہوین تاریخ پڑی تو وہ بیچ پچہنون کی لئی خوب ہی آیا ہی کہ اوسمین
پچہنی لینی برس روز کی بیماری کی دوا ہی کذا فی المشکوۃ اور اسی پر اور دنونکو قیاس کیا ہی علمانی یعنی

تسمہ وغیرہ کو مسئلہ دستار مستحب ساتھ گز کی ہی اور عید اور جمعہ اور مانند انکی مین بارہ گز کی اور دستار
کھڑی ہو کر باندھی اور ازار بیٹھ کر پہننی اور پہننا صوف اور بالون کے کپڑیکا مستحب ہی اگر نمود کی
لئی نہو اور پہننا پیوند لگی ہوئی کپڑیکا اور موٹی کپڑیکا بھی مستحب ہی اور عورت ایسا لباس باریک
پہنی کہ رنگ بدنکا اوسمین سی نظر آوی کہ موجب لعنت کا ہی کذا فی الشرعۃ اور بہتر یہہ ہی کہ لباس
موافق لوگون ہم جنس اور ہم مکان اپنی کی پہنی تا انگشت نما نہووی مگر یہہ کہ نیت متابعت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور صحابا کی غالب ووی اور لباس اونکا سا پہننا اختیار کری تو یہہ بہت ہی خوب ہی
مسئلہ منڈانا داڑہی کا حرام ہی اور چھوڑنا اوسکا بقدر ایک مٹھی کی واجب ہی اور زیادہ ایک
مٹھی سی جائز ہی بشرطیکہ حد اعتدال سی گذر جاوی اور کترنا لبونکا بقدر بہوونکی رہین سنت ہی اور
عالمگیری مین ہی کہ بعضی سلف چھوڑ دیتی تھی دونون طرفین موچھونکی یعنی انکو نہ کترتی تھی اور کہا طحاوی
نی کہ کترنا لبونکا حسن یعنی اچھا ہی اور تفسیر اوسکی یہہ ہی کہ کتری جاوین لبین یہانتک کہ کم ہو جاوین اوپر کی
ہونٹھ کی کنارہ سی اور کہا طحاوی نی کہ کترنا لبونکا سنت ہی اور مونڈنا احسن یعنی بہت اچھا ہی کترنی سی
اور یہہ قول ابی حنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ کا ہی اور نہ مونڈی بال حلق اپنی کی اور امام ابو یوسف کی نزدیک
نہین مضائقہ ہی اسکا انتہی اور بیچ مونڈنی بالون زیر لب کی اختلاف ہی مونڈنا اونکا افضل ہی اور مونڈنا
دونون طرفون لب کی کا مضائقہ نہین اور چاہئی تمام سر مین بال رکھی اور چاہی تمام سر منڈاوی اور
حضرت سی تمام سر کا منڈانا سوای حج اور عمرہ کی ثابت نہین ہوا اور اگر بال رکھی تمام سر مین تو ساتھ
اکرام اور پاکیزگی کی رکھی کہ کبھی کبھی دہوتا اور تیل ڈالتا رہی اور مانگ نکالنی بھی سنت ہی اور زلفین گوندہ کر
رسلہ ون پر رکھنی مردونکو مکروہ ہین اور عورتون کو جائز ہی اور چوٹی رکھنی سر مین اور منڈانا سر کی بعضی
بالونکا اور نہ منڈانا بعضی بالونکا مکروہ ہی اور عورت کو واسطی زینت اور شوق دلانی خاوند اپنی
کی ہاتھہ پاؤن مین مہندی لگانی واجبی بشرطیکہ تصویر نہ کری اور لڑکی کو رنگ کرنا ساتھ مہندی کی مکروہ ہی

کر ساتھہ کسی عورتکی کذا فی شرح سفر السعادۃ اور مردونکو ہاتھہ پاؤن پر رنگ مہندیکا کرنا حرام ہی اور
اسیطرح رنگ انکو نکالنا تشبیہ ہی کذا فی الملتقط اور چاہیئی کہ سر منڈانیکی وقت روبقبلہ بیٹھی اور داہنی
طرفسی شروع کری اور جب کتری ناخن یا مونڈی بال اپنی تو لائق یہی ہی کہ دفن کر دیوی انکو اور اگر
پھینک دیوی تو انکو نہین مضائقہ اور ڈالدینا انکا پاخانہ مین یا غسلخانہ مین مکروہ ہی اسلئی کہ یہہ باعث
ہوتاہی بالکے بیمار ہونیکا اور دفن کیجاوین چار چیزین ناخن اور بال اور کپڑا حیض کا اور خون یعنی فصد وغیرہ
کا اور کترنا ناخونونکا دانت سی مکروہ ہی اور ناک کی بال اوکھیڑنی نہین کذا فی العالمگیریۃ اور واسطی سر
منڈانیکی دن جمعہ کا بہتر ہی اور نہانیکی حاجت مین سر نہ منڈاوی اور نہ ناخن کترواوی اور بال منڈانا
سینہ اور پشت اور ہاتھہ اور پاؤنکی ترک ادب ہی اور بغل کی بالونکا اکھاڑنا اولی ہی اگرچہ منڈانا بھی
جائز ہی اور زیر ناف کی بالونکا چالیس دن سی زیادہ رکھنا مکروہ ہی اور حد انکی ہونڈلی کی زیر ناف سکا
ہی اور مقعدکی گرد کی بھی مونڈی و نورہ سی بھی اور کترنا روا ہی اور لینا مونچھونکا بھی سنت ہی اگر
ضرورت ہو اور بہت امراض کو مفید ہی اور غسل بعد اسکی مستحب ہی **مسئلہ** مصافحہ کرنا مردکو ساتھہ مرد
کی مطلقا سنت ہی اور اگر بعد نماز عید یا جمعہ کی کری تو بسبب تخصیص وقت کی بدعت و مکروہ ہوگا اور
مصافحہ کرنا ساتھہ عورت جوانکی اور امرد خوبصورت کی حرام ہی اور بڈھیا سی مضائقہ نہین اور سا اگر
مرد بڈھا کہ اسمین شہوت سی ہوا اگر ساتھہ عورت جوان کی مصافحہ کری تو روا ہی اور چومنا
چھوٹی لڑکونکی منھہ کا جائز ہی بلکہ سنت اور مصافحہ اور مبارک باد دینی بعد دیکھنی ماہ نوکی
کچھہ اصل نہین رکھتی مگر ماہ مبارک رمضان اور عیدین مین مبارکباد منقول ہی بعضی سلف سی اور دیکھنا
اور تلاش رکھنی چاند رمضان اور عیدین کی ضرور و لازم ہی اور سوا انکی اور چاندونکا دیکھنا
مسنون ہی **مسئلہ** مستحب ہی قیام واسطی بادشاہ عادل اور والدین اور اہل دین اور متبع اور
بزرگونکی اور فاسق و فاجرہ کی لئی مکروہ و ممنوع ہی اور ابتدا ساتھہ سلام کرنی سنت ہی

اور جواب دینا اوسکا فرض ہی اور ادب سلام کا یہہ ہی کہ اعلی سے دو الا اپنی سی کم درجی والی پر ابتدا
سلام کی کری جیسی سوار پیادہ و اور بیٹھی ہوئی پر اور چلنی والا بیٹھی ہوئی پر اور استاد شاگرد پر
اور آقا اپنی تابع پر ابتدا کری سلام ایک کا جماعت مین سی اور اسیطرح جواب دینا اوسکا سب کی طرف سی
کافی ہوگا اور امام ابو اللیث سی آیا ہی کہ آنی والا مسجد کا السلام علینا من ربنا کہی اور اگر کوئی مسجد مین
نہو اور اگر لوگ نماز پڑہتی ہون تو کہی السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اور اگر نماز مین نہون تو السلام علیکم
کہی اور قبرون مین جاوی تو کہی السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین و انا انشاء اللہ بکم لاحقون نسئل اللہ لنا
ولکم العافیۃ اور سلام حقوق اسلام سی ہی آشنائی اور معرفت پر موقوف نہین جب مسلمان مسلمان سی ملی
سلام علیک کری اگرچہ ملاقات بعد حائل ہونی دیوار یا درخت یا مانند انکی کی ہو **مسئلہ** چھینکنی والی کو مستحب ہی
کہ چھینکنی مین آواز بلند نہ کری اور بعد چھینکنی کی الحمد للہ آواز بلند سی کہی اور سننی والی کو واجب ہی اوسکی
جواب مین یرحمک اللہ کہی اور چھینکنی والا پہر جواب دینی والی کو کہی یغفر اللہ لنا ولکم یا کہی یہدیکم اللہ و یصلح
بالکم اور یہہ حمد کرنی اور جواب دینا تین چھینکون تک ہی اور بعد اسکی چھینکنی والا ہر بار حمد کہی اور سننی والی
چاہی جواب دی چاہی نہ دی اور یہہ جواب دینا اوسجگہہ ہی کہ چھینکنی والا الحمد للہ آواز بلند سی کہی **مسئلہ**
جماہی شیطان سی ہی جبکہ جمائی آوی تو ہاتہہ اپنا منہہ پر رکہلی اور آواز بلند نکری بلکہ تا مقدور مطلقا آواز
نکری **مسئلہ** ختنہ کرنا سنت ہی اور وقت مستحب اسکی لئی سات برس کی عمر ہی اور بارہ برس تک بحسب قول
مختار کی اور بارہ برس کی عمر تک بہی کہا ہی علمانی اور جو لڑکا کہ سر ذکر اوسکی کا ظاہر ہوا ایسا کہ اگر کوئی
دیکہی اوسکو تو ختنہ کیا ہوا گمان کری اور باوجود اوسکی جلد ذکر اوسکی کی ہوا سختی کی نہ کٹ سکی تو اوسکا ختنہ
نکرنا اولی ہی مانند اوس بڑہی کی کہ مسلمان ہوا اور اگر ایک شہر کی لوگ ترک کرنی ختنہ پر مجتمع ہون تو امام
کو لڑنا اونکی ساتہہ روا ہی اس لئی کہ ختنہ کرنا سنت موکدہ اور سنن اسلام سی ہی **مسئلہ** عقیقہ کرنا بعضی
علما کی نزدیک سنت ہی اور امام اعظم کی نزدیک مباح ہی اور کنز العباد وغیرہ مین لکھا ہی عقیقہ ساتوین دن

چھینک

ختنہ

عقیقہ

لڑکیکی پیدا ہونیسی کرے لڑکیکی عقیقہ مین دو بکریان اور لڑکیکی عقیقہ مین ایک بکری ذبح کری اگر لڑکیکی عقیقہ مین ایک بکری
کری تو جائز ہی اور اوسکی ذبح کرنی کی وقت کہی اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ ابْنِيْ فُلَانٍ دَمُهَا
بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا
بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِيْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک
ران اوسکی دایہ کو دی اور سری نائی کو اور ہڈیان اوسکی نہ توڑی بلکہ بند بند اوسکی جدا کر کی اور
گوشت اوس سی جدا کر کر ثابت ہڈیونکو گاڑ دی اور وہ گوشت بالعام اوسکا پکا کر تصدق کری اور یہہ
عقیقہ اگر ساتوین روز نہ کری تو چودہوین یا اکیسوین روز کری اور روز عقیقہ کی بال لڑکی کی سر کی سی
منڈا ویں اور اون بالونکو چاندی کی برابر تول کر اوس چاندی کو صدقہ دیدی اور صفت عقیقہ کی
بکری کی عمر مین اور سالم ہونی مین عیوب سی مانند حکم قربانی کی بکری کی ہی اور نام لڑکی کا بہی
ساتوین روز رکہی اور افضل نامون مین وہ نام ہی کہ اوسمین نام اللہ کا یا رسول کا
مانند عبد اللہ اور محمد اور احمد وغیر ذلک کی اور ایسی نام نہ رکہی کہ منسوب بعبدیت
بندونکی ہوں بروا نہین مانند عبد النبی اور غلام نبی اور نبی بخش اور مانند انکی کی
چنانچہ مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نی تفسیر فتح العزیز مین بیچ بیان اقسام مشرکون کی لکہا ہی
و از انجملہ اند کسانیکہ در نام نہادن خود را بنده فلان و عبد فلان میگویند و این شرک در تسمیہ ست انتہی
اور بروز پیدا ہونی لڑکی کی اوسکی داہنی کان مین اذان اور بائین کان مین تکبیر کہنی مستحب ہی اور جب
زبان لڑکی کی کہلی تو اول اوسکو کلمہ طیب اور بسم اللہ سکہلاوی ۞

شکر خدا کا کہ کتاب ہدایت انتساب مملو بہ فوائد متکاثر مسمی بہ معدن الجواہر تصنیف جامع زین
متین محمد قطب الدین کی تاریخ بیسویں شہر شعبان سنہ ۱۲۶۶ ہجری کی شہر لکہنؤ متصل اکبری دروازہ
تلمیذ شاہ فصیح مطبعہ محمدی مین زیور طبع سی آراستہ ہوئی ۞